REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3-

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۶

شمارہ ۳

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ:-
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۲۹ محرم ۱۳۹۷ ہجری — ۲۰ صلح ۱۳۵۶ ہش — ۲۰ جنوری ۱۹۷۷ ع

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم عبدالحمید صاحب جگو آف ماریشس کی زبانی مؤرخہ ۱۲ کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ!

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

•۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۱۷ صلح (جنوری) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ

قادیان ۱۷ صلح (جنوری) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ!

جماعتِ احمدیہ گیانا (جنوبی امریکہ) کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد ـــ !

ٹرینیڈاڈ اور سورینام کے احمدی مبلغین اور وفود کی شرکت • احمدیہ کیریبین کونسل کا دوسرا سالانہ اجلاس !!

اخبار "گیانا کرانیکل" میں کانفرنس کی خبروں کی وسیع اشاعت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی۔ انچارج مبلغ گیانا (جنوبی امریکہ)

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے جماعتِ احمدیہ گیانا کو پورے اہتمام کے ساتھ اپنا پہلا جلسہ سالانہ مؤرخہ ۱۴ نومبر ۱۹۷۶ء کو منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس میں علاوہ کثیر مقامی احمدی احباب کی شرکت کے ٹرینیڈاڈ اور سورینام کے چودہ فرزندانِ احمدیت نے بھی اپنے مبلغین کی قیادت میں شرکت فرمائی۔ اور ہمارا یہ جلسہ سالانہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے ..... اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"

کا مصداق بن کر احباب کے ایمان و اخلاص میں ترقی، باہمی اخوت و محبت کے تعلقات میں مضبوطی اور مادہ پرستی کے ماحول کی زنجیروں کو توڑتے ہوئے قلوب میں دینی اور روحانی جوش و جذبہ پیدا کرنے کا موجب ہوا۔ اور تینوں ملکوں کے احباب ایک نئے خلوص اور نئی امنگوں سے ہمکنار ہو کر اس روحانی اجتماع سے واپس لوٹے۔ الحمدللہ

جلسہ کی تیاری

جلسہ سالانہ کی تیاری دو ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی جب کہ سب سے پہلے ایک تفصیلی سرکلر لیٹر تیار کر کے احباب جماعت اور متعدد زیرِ تبلیغ احباب کے نام ارسال کیا گیا۔ جس میں جلسہ کے انعقاد کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی اپیل کی گئی۔ علاوہ ازیں جماعت کی مجلس عاملہ کا اجلاس بمقام روزگنال بلایا گیا اور جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جملہ ضروری امور طے کئے گئے اور جماعتوں کے ذمہ مختلف ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ مقام اجتماع کے طور پر ٹاؤن ہال نیو امسٹرڈم کی موزوں ترین جگہ تجویز کی گئی۔ اور مقررہ تاریخ کے لئے اسے ریزرو کرایا گیا۔ احباب جماعت کی مختلف شعبہ جات کے تحت ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ اور جلسہ کی مفصل خبر پر مشتمل نیوز بلیٹن تیار کر کے اخبار "گیانا کرانیکل" کو بھجوایا گیا جو انہوں نے اپنی ۱۲ اکتوبر کی اشاعت میں "مسلم کانفرنس میں شمولیت کے لئے سمندر پار کے وفود کی آمد" کے جلی عنوان سے شائع کیا۔ جس میں علاوہ بہت سی تفاصیل کے کانفرنس کے Theme کا بھی بالخصوص ذکر تھا۔ جو یہ تھا کہ "اسلام ـ خدا اور بنی نوع انسان کی خدمت کا بہترین راستہ ہے۔" اس خبر کی اشاعت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر بفضلہ تعالیٰ ملک کے کونے کونے میں پہنچ گئی۔ الحمدللہ۔

کانفرنس ہال کو زائرین کے لئے زیادہ مفید اور پُرکشش بنانے کے لئے عالمی تبلیغی مساعی پر مشتمل فوٹوز کی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جو کانفرنس کے روز مؤرخہ ۱۴ نومبر کو ہال میں ترتیب دی گئی۔ الغرض بفضلہ تعالیٰ کوشش کی گئی کہ حتی الوسع تیاری کے ضمن میں کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ایسا ہی کیا کہ اس روحانی اجتماع کے جملہ مراحل بخیر و خوبی طے پاتے چلے گئے۔

بیرونی مہمانوں کی تشریف آوری

پہلے سے موصولہ اطلاع کے مطابق مؤرخہ ۱۱ نومبر بروز جمعرات ٹرینیڈاڈ اور سورینام سے مہمانانِ کرام دو الگ الگ پروازوں سے گیانا تشریف لائے۔ ٹرینیڈاڈ سے نو افراد پر مشتمل وفد مکرم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج کی قیادت میں صبح سات بجے ایئرپورٹ پر پہنچا جب کہ سورینام سے چار افراد کا وفد، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج کی قیادت میں شام ساڑھے تین بجے ایئرپورٹ پر پہنچا۔ دونوں وفدوں کا مقامی جماعت کے عہدہ داروں نے ہوائی مستقر پر پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

جارج ٹاؤن مشن ہاؤس میں استقبالیہ

اسی روز شام کے کھانے کے بعد جس کا اہتمام مکرم محمد شریف بخش صاحب سیکرٹری جماعت نے اپنے مکان میں کیا تھا، مہمانوں کے اعزاز میں جارج ٹاؤن مشن ہاؤس میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں آنے والے مبلغین اسلام اور احمدی دوستوں کو جماعت گیانا کی طرف سے پُرخلوص خوش آمدید کہا گیا۔ اور گیانا میں ان کے خوش آئند قیام اور نیک مقصد کے لئے اختیار کئے گئے سفر کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔ اس تقریب میں جارج ٹاؤن جماعت کے احباب نے بڑے شوق سے شرکت کی۔

روزگنال میں نماز جمعہ اور نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح!

اگلے روز مؤرخہ ۱۲ نومبر کو پروگرام کے مطابق مہمانانِ کرام، جارج ٹاؤن سے ۶۵ میل دور روزگنال کی جماعت میں تشریف لائے جہاں بفضلہ تعالیٰ امسال نئی مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ تینوں مبلغین اور بیرونجات سے تشریف لانے والے مہمانوں نے نماز جمعہ یہیں پر ادا کی۔ اس کے بعد ۴ بجے شام مسجد کے افتتاح کی کارروائی شروع ہوئی جس کا مفصل ذکر ایک الگ رپورٹ میں کیا جا چکا ہے۔ (یہ رپورٹ بدر ۱۳-۱۲-۷۶ میں شائع ہو چکی ہے)

(آگے صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیے!)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۲۰ صلح ۱۳۵۶ ہش

تحریکِ وقفِ جدید کے

بیسویں سال کا آغاز!

تحریک وقفِ جدید جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک عہدِ خلافت کے آخری سالوں میں جاری فرمایا' ماہ دسمبر ۱۹۷۶ء میں اس پر اُنیس سال پُورے ہو گئے۔ اب نئے سال سے اس مبارک تحریک کے بیسویں سال کا آغاز ہونا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ربوہ سے جو تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ جنوری ۱۹۷۷ء کو خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے بیسویں سال کے آغاز کا باضابطہ طور پر اعلان فرمایا' جو یکم جنوری ۱۹۷۷ء سے شروع ہوتا ہے

جلسہ سالانہ ربوہ کی مختصر رپورٹ جو بدر کی گزشتہ اشاعتوں میں احبابِ جماعت نے مطالعہ فرمائی' اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ تحریک جماعت کی اور اُس کی آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیشِ نظر جاری فرمائی تھی۔ اور اس ضرورت کو ایک حد تک یہ تحریک پورا بھی کر رہی ہے اور اچھا کام کر رہی ہے ——— اس موقعہ پر حضور نے احباب کو یہ بھی توجہ دلائی کہ وہ اس تحریک کو مزید کامیاب کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اور اب جبکہ حضور نے اس مبارک تحریک کے بیسویں سال کا باضابطہ اعلان فرما دیا ہے۔ یہ وقت ہے کہ دوست اپنے محبوب امام کی آواز پر عملی طور پر لبیک کہتے ہوئے اس میدان میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں ——— !

جماعتِ احمدیہ کا بنیادی کام خدمت و اشاعتِ اسلام ہے۔ اور یہ کام سوائے مخلصانہ قربانیوں کے پُورا ہونا ممکن ہی نہیں۔ اس کے لئے مالی قُربانیاں ایسی ہی ضروری ہیں جیسا کہ جانی قُربانیاں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی جماعت کو ان دونوں قربانیوں کا نہ صرف عادی بنا دیا ہے بلکہ اس طرح کی قُربانیاں دیتے ہوئے وہ خاص قسم کا سرور اور روحانی لذّت اپنے دلوں میں پاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ پُرخلوص قربانیاں ہی ہیں جو کسی رُوحانی جماعت کی زندگی کا ثبوت ہوتی ہیں اور خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ ایک زندہ اور فعّال جماعت ہے۔ اس لئے ان کے ہر فرد کو مالی قربانیاں یا جانی قُربانیاں کسی طرح کا بوجھ محسوس نہیں ہوتیں بلکہ پُوری بشاشتِ قلبی کے ساتھ وہ ان میں حصّہ لیتے اور بارگاہِ الٰہی میں ان کے قبول ہونے کی دُعا کرتے ہیں۔

جہاں تک تحریک وقفِ جدید کے مالی حصّہ کا تعلّق ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وضاحت کے مطابق ہر مخلص احمدی کم سے کم چھ روپے سالانہ چندہ دیکر اس مبارک تحریک میں حصّہ لے سکتا ہے مگر ہر شخص اپنے مالی وسائل و حالات کے پیشِ نظر خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسلام کی خدمت و اشاعت اور جماعتی تعلیم و تربیت کے لئے جس قدر زیادہ حصّہ ڈالے گا' خدا تعالیٰ کے حضور اُسی قدر زیادہ اجر اور ثواب کا حق دار قرار پائے گا۔ چنانچہ جماعت میں ایک خاصی تعداد ایسے مخلصین کی بھی ہے جو چھ چھ سو بلکہ چھ چھ ہزار روپے سالانہ اس تحریک میں دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے پاک مالوں سے خدا کا حصّہ نکال کر رضاءِ الٰہی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے ——— !

پس اب جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باضابطہ طور پر بیسویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے' مقامی طور پر قادیان میں تو احبابِ جماعت نہ صرف یہ کہ نئے سال کے وعدے لکھوا رہے ہیں بلکہ بہت سے مخلصین نقد ادائیگی بھی فرما رہے ہیں' بیرونجات کی جماعتوں کا بھی فرض ہے کہ اس طرف بہت جلد متوجہ ہوں اور اپنی اپنی جماعت کے احباب سے نئے سال کے وعدے حاصل کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اور پھر ابھی سے وعدوں کی وصولی کا بھی اہتمام کریں۔ یہ بات بڑی اہم ہے کہ جو روپیہ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ اُسی کو تبلیغ و اشاعتِ دین کی بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن جو روپیہ وعدوں کی صورت میں ابھی کاغذوں پر مندرج ہے۔ اُس کا عملی فائدہ اُسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب وہ وعدے پُورے ہو کر روپوں کی شکل اختیار کر جائیں۔ اس لئے احباب کو اپنے وعدہ جات کی جلد ادائیگی کی طرف بھی اسی طرح توجہ دینے کی ضرورت ہے جس طرح احباب نے محبّت و اخلاص میں وعدے لکھوائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

اس مبارک تحریک کا دوسرا حصّہ اس تحریک کے مقاصد کو پُورا کرنے کے لئے زندگی وقف کرنے کا ہے۔ ایسے افراد معلّمینِ وقفِ جدید کے طور پر مرکز کی نگرانی میں مختلف مقامات پر تبلیغ و تربیت کے کام پر لگائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن مخلصین کو اس تحریک کے تحت اپنی زندگیاں اشاعتِ دین کے لئے وقف کرنے کی توفیق دی ہے وہ خدا کے فضل و کرم اور اُسی کی دی ہوئی توفیق سے بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۷۷ء میں ایسے مخلص افراد کے کام پر اظہارِ خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا:۔

" معلّمین وقفِ جدید علمی معیار سے شاید مبلّغین سے بہت کم ہیں۔ مگر تقویٰ کے لحاظ سے کئی ایک بڑھے ہوئے ہیں۔" فرمایا:۔

تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کے لئے کسی جامعہ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ چیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

جامعہ کے فارغ التحصیل بعض ایسے بھی رہے ہیں جو علمی معیار بلند ہونے کے باوجود کسی دوسرے کام میں لگ گئے۔ اور جو دین کی خدمت میں لگ گئے اور ان کا علمی معیار اُن جیسا نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بہتوں کی بھلائی کا موجب ہوئے۔ کئی ایسے ہیں جو جامعہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ مگر اُن کی کوششیں بے ثمر اور بے نتیجہ نکلیں اور وقفِ جدید کے معلّمین جنہوں نے نہ جامعہ میں تعلیم حاصل کی اور نہ ہی وقفِ جدید میں کچھ پڑھا مگر حضور کی کتابیں پڑھیں اور تقویٰ حاصل کرنے اور اسے بڑھانے کی کوشش کی اور وہ آگے نکل گئے۔"

اگرچہ حضرت امام ہمام کی طرف سے خوشنودی کا یہ سرٹیفکیٹ ان مخلص معلّمین وقفِ جدید کو حاصل ہُوا۔ جنہوں نے میدانِ عمل میں اپنے معیارِ تقویٰ کو بلند کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ لیکن وہ رُوحانی نسخہ جس کی نشاندہی حضور انور نے اپنے اس روح پرور خطبہ میں فرمائی ہے یہ سبھی افرادِ جماعت کے لئے سہل الحصول ہے جیسا کہ اُن خوش نصیب معلّمین وقفِ جدید کے لئے جن پر ان کے مخلصانہ کام کی وجہ سے حضرت امام ہمام نے اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہر شخص کو مطالعہ کے لئے میسّر آ سکتی ہیں۔ ان میں نُور' معرفت اور علم و عرفان کے دریا بہہ رہے ہیں۔ جو کوئی بھی ان کتب کا مطالعہ کرے گا' جہاں اُسے ذاتی تقویٰ کے بڑھانے میں مدد ملے گی وہاں اُسے خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلّق پیدا کرنے کی بھی راہنمائی حاصل ہوگی۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کی جملہ کتب' قرآن کریم اور احادیث نبوی کی ایسی عملی تفسیر ہیں جس کی اس زمانہ میں نوعِ انسان کو ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ متداول اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اُن درسگاہوں میں داخلہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے جو ان اغراض کے لئے جاری کئے گئے۔ لیکن تعلّق باللہ اور تقویٰ دونوں ایسی چیزیں ہیں جو کسی درسگاہ سے حاصل نہیں ہوتی ہیں۔ یہ تو انسان کی ذاتی نیکی اور قلبی صفائی سے تعلّق رکھتی ہیں۔ درسگاہوں کی متداول تعلیمات ان کے لئے ایک دروازہ تو کھول سکتی ہیں' ایک قسم کی روشنی کی راہ تو پیدا کر سکتی ہیں لیکن اُس دروازہ میں داخل ہونے اور اُس راہ پر چل کر قدم آگے بڑھانے کے لئے انسان کی ذاتی نیکی اور دل کی صفائی اور دل میں خدا کو پا لینے کی سچّی تڑپ ہی وہ توفیق بخشتی ہے جس کے نتیجہ میں ایک انسان گوہرِ مقصود کو پا لیتا ہے۔ اور یہ بات قرآن کریم کی بکثرت تلاوت' اس پر غور و فکر اور پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کو ہر شعبہ حیات میں اپنے لئے مشعلِ راہ بنانے کے نتیجہ ہی میں حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا:۔

" خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدّعا صرف اس ایک واحد لاشریک خُدا کی تلاش ہونا چاہیئے۔ شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہیئے رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ بننا چاہیئے۔ دیکھو مَیں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہُوا جس کی تابعداری سے ہم خُدا کو پا سکتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ)

" میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبّت رکھنا انجامکار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبّتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دِل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جُھک جاتا ہے۔ اور اس کا اُنس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبّتِ الٰہی کی ایک خاص تجلّی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پُورا رنگ عشق اور محبّت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

(آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے !)

تبرکات

احمدیہ جماعت کا بین الاقوامی روحانی اثر و نفوذ، معجزانہ ترقی اور عالمگیر شہرت

لیکن

بہائیت کی ہر میدان میں عدم بصیرت اور واضح محرومی

بہائیت اور احمدیت کا ایک حقیقت افروز موازنہ

از افادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں سورۃ الفجر کی آیتِ کریمہ هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ کی لطیف تفسیر فرماتے ہوئے بہائیت اور احمدیت کا نہایت ہی پُر لطف اور حقیقت افروز موازنہ فرمایا ہے جو ہر خردمند انسان کے لئے علمی استفادہ کا رنگ رکھتا ہے اس غرض سے تفسیر القرآن کا یہ حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

"هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ کے لفظی معنے تو یہ ہیں کہ کیا اس میں قسم ہے عقلمند انسان کے لئے۔ مگر ھَلْ سے یہ مراد نہیں کہ قسم ہے یا نہیں بلکہ ھَلْ کا سوال لفظ عربی زبان میں تصدیق کے لئے آتا ہے جیسے اُردو میں کہتے ہیں، کہ کیوں ایسا ہوگا کہ نہیں، اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسا ضرور ہو گیا ہے پس چونکہ اس جگہ ھَلْ کے لفظ سے سوال کیا گیا ہے اس کے یہ معنے نہیں کہ لوگو بتاؤ کہ اس میں عقلمند کے لئے قسم ہے یا نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ کیا تم اس سے انکار کر سکتے ہو کہ اس میں عقلمند کے لئے قسم ہے اور ہر عقلمند انسان کو اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کی شہادت اس دلیل میں مل جانی چاہیئے۔

لِّذِي حِجْرٍ کے الفاظ کا استعمال صاف بتا رہا ہے کہ گذشتہ عظیم الشان نشانات پیش کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ اب تو عقلمند انسان کی سمجھ میں یہ آجانا چاہیئے کہ جو کچھ دعویٰ کیا جا رہا ہے اس کے دلائلِ بیّنہ اور براہینِ قاطعہ موجود ہیں اور جب یہ ظاہر ہوں گے اس وقت تمہیں ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں خدا تعالیٰ نے عظیم الشان غیب کی خبریں دی ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ مرزا صاحب نے یونہی ایک دعویٰ کر دیا ہے اور بات ہے مگر سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کے دل میں یہ خیال کس طرح پیدا ہو گیا کہ وہ ۱۸۹۰ء میں یہ دعویٰ کر دے یا آپ سے پہلے کسی اور کے دل میں یہ خیال کیوں پیدا نہ ہوا کہ وہ ۱۸۹۰ء میں یہ دعویٰ کردے۔ یہ تعداد اور سال بہرحال ایک حد تک مخفی تھے پھر پہلے لوگوں کے دلوں میں ان کا خیال کیوں پیدا نہ ہوا اور کیوں آپ نے ہی اس وقت یہ دعویٰ کیا جس وقت پیشگوئیوں کے مطابق مدعی کا کھڑا ہونا ضروری تھا۔ پھر سوال یہ ہے کہ باقی لوگ کیوں کامیاب نہ ہوئے اور آپ کیوں کامیاب ہو گئے۔ مہدی کا دعویٰ حضرت مرزا صاحب سے پہلے اور بھی سینکڑوں لوگ کر چکے تھے پھر وجہ کیا ہے کہ وہ تو مٹ گئے۔ اور جس نے ۱۸۹۰ء میں دعویٰ کیا اسے خدا نے طاقت عطا فرمائی کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ اس کا دعویٰ خدا کی طرف سے تھا اتفاقی نہیں تھا۔ اگر اتفاقی ہوتا اور آپ کی کامیابی ظاہری جدوجہد کا نتیجہ ہوتی تو بعض مدعیٔ مہدویت ایسے بھی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ملک، فتح کئے اور حکومت قائم کی اور گو وہ بعد میں تباہ ہو گئے مگر بہرحال ان کے لئے ترقی پانے کے زیادہ مواقع تھے۔ لیکن اس کے باوجود ایک عارضی کامیابی کے بعد انہوں نے شکست کھائی اور ان کا نام ہمیشہ کے لئے مٹ گیا اس کے مقابلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامیابی حاصل کرنے کے کوئی مواقع میسر نہ تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے دنیا پر فتح پائی۔

پھر ایک اور فرق یہ ہے کہ آپ نے انہیں تاریخوں پر دعویٰ کیا جن تاریخوں کی قرآن کریم اور احادیث میں خبر دی گئی تھی مگر باقی لوگوں میں سے کسی نے آگے دعویٰ کر دیا کسی نے پیچھے گویا وہ سب کے سب "مِس فائر" کر گئے اور صرف آپ ہی ایسے ثابت ہوئے جنہوں نے ٹھیک وقت پر لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا۔ باب نے دعویٰ کیا مگر اس نے بہت پہلے دعویٰ کر دیا اس کے بعد بہاء اللہ نے دعویٰ کیا مگر اس کا دعویٰ بھی پہلے ہوا۔ اور گو اس نے کچھ زمانہ ایسا پایا جس سے یہ امر مشتبہ ہو سکتا تھا۔ مگر عین اس سے پہلے جبکہ مہدی کی مخصوص علامت چاند اور سورج گرہن نے ظاہر ہونا تھا وہ اس دنیا سے چل بسا گویا سب مدعی شہادت کے مواقع سے یا پہلے گزر گئے یا بعد میں پیدا ہو گئے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے وقت میں دعویٰ فرمایا۔ جب قرآن اور احادیث کی تمام پیشگوئیاں تقاضا کر رہی تھیں کہ کوئی مدعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہو اور وہ لوگوں کی اصلاح کا کام سرانجام دے۔ لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کو کونسی ایسی ترقی حاصل ہوئی ہے جس کی بناء پر ہم یہ یقین کر لیں کہ آپ اپنے دعویٰ میں سچے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل کوئی موعود ایسا نہیں گزرا جس کی ہر ملک میں جماعت ہو۔ ہماری جماعت ایسے ایسے ممالک میں قائم ہے جہاں آج سے چند سال پہلے ایک احمدی بھی نہیں تھا اور جہاں اسلام کا نام بھی نہیں پہنچا تھا۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ احمدیوں کو وہاں کام کرنے کا موقعہ ملا ہے جہاں دوسرے مدعیوں کا ایک فرد بھی نہیں پہنچا مثلاً مغربی افریقہ ہے اس ملک کے رہنے والے لوگ ننگے پھرتے تھے۔ علم سے بے بہرہ تھے اور تہذیب و تمدّن سے قطعی طور پر ناآشنا تھے۔ جب احمدی مبلغین وہاں تبلیغ کے لئے گئے تو ان کی وجہ سے ہزارہا لوگ انسانیت کے دائرہ میں شامل ہوئے اور انہوں نے بھی متمدّن زندگی بسر کرنی شروع کر دی درحقیقت اس قسم کے عملی کاموں سے ہی کسی قوم کی زندگی کا پتہ لگ سکتا ہے ورنہ خالی ٹریکٹ شائع کر دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کا کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ جس قسم کا کام کرنے کی دوسرے مدعیوں کی جماعتیں قطعاً کوئی مثال پیش نہیں کر سکتیں۔

ترقی کی ایک اور علامت جو قرآن کریم سے ثابت ہوتی ہے اور جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم میں تو پائی جاتی ہے لیکن دوسرے مدعیوں کی جماعتیں اس سے محروم ہیں وہ قوم کا ایک مرکز پر مجتمع ہونا ہے تاکہ اس کا شیرازہ منتشر نہ ہو اور وہ متحدہ طاقت سے دنیا میں تبلیغ کرنے کا پروگرام جاری رکھ سکے۔ مثلاً بہائیوں کا اس وقت تک کوئی مرکز نہیں لیکن جماعتِ احمدیہ کا قادیان مرکز ہے۔ جہاں ہر سال ہزاروں لوگ آتے اور علمی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اُٹھا کر اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں۔ یہ وہ مرکز ہے جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ "يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (تذکرہ صفحہ ۵۰ و صفحہ ۱۵۴) تیری طرف دور دور سے اور اس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ سڑکوں میں گڑھے پڑ جائیں گے پھر آپ نے رؤیا میں قادیان کی ترقی کو دیکھا اور فرمایا:۔

"ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا۔ اور انتہائی نظر سے پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت

اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ بگھے، بگھیاں، ٹم ٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شکرمیں، پیدل اس اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بشکل ملتا ہے"۔ (تذکرہ ۲۹۳ و ۳۹۶)

یہ پیشگوئی ہے جو قادیان کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ لوگ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر قادیان میں ہجرت کر کے آجائیں گے۔ (تذکرہ ۱۵۸) چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق قادیان خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہا ہے اور ہزارہا لوگ قادیان میں ہجرت کر کے آچکے ہیں۔ اپنے وطن کو چھوڑ دینا اور مال و املاک کو ترک کر کے ایک دوسرے شہر میں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہجرت کر کے چلے جانا بڑی بھاری قربانی کی علامت ہوتی ہے اور جس قوم میں یہ عادت پائی جاتی ہو وہ کبھی مٹ نہیں سکتی اس کے مقابلہ میں عکہ اور حیفہ میں جا کر دیکھ لو بہائی لوگ بیٹھے مکھیاں مارتے رہتے ہیں اور کوئی شخص باہر سے ان کے پاس نہیں آتا۔ ہمارے آدمی سفر یورپ کے موقعہ پر وہاں پر گئے تو بہائی لوگ ان کے پیچھے پڑ گئے کہ بہاء اللہ کی قبر کے انگور لے جاؤ یہ بڑی برکت والے ہیں گویا ان کی حالت بالکل مجاوروں کی سی ہے اور وہی مشرکانہ رسوم وہاں پائی جاتی ہیں جو ہندوستان میں بعض قبروں پر پائی جاتی ہیں۔ پھر وہاں ان کی ترقی کی جو کچھ حالت ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب ہم عکہ گئے تو ہم نے بعض سے پوچھا کہ بہائیوں کا مرکز کہاں ہے۔ تو وہ کہتے کہ ہمیں تو علم نہیں۔ اس پر ہمیں بڑی حیرت ہوئی کہ ہم عکہ میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ اور بہائیوں کے مرکز کا بھی ہمیں پتہ نہیں لگتا۔ آخر بڑی دیر کے بعد ایک شخص نے بتایا کہ آپ غلط سوال کر رہے ہیں بہائی اس علاقہ میں بہائیت کے نام سے نہیں بلکہ عجمیت کے نام سے مشہور ہیں اور ان کو سب لوگ یہاں عجمی کہتے ہیں آپ عجمی کہہ کر دریافت کرتے تو کسی کو علم بھی ہوتا کہ آپ کن لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں پھر اس نے بتایا کہ یہ عجمی بھی عکہ میں نہیں رہتے۔ بلکہ تین چار میل پرے ایک جگہ بہجہ ہے۔ وہ وہاں رہتے ہیں۔ چنانچہ ہم موٹر لے کر وہاں پہنچے اور بہائیوں کے حالات کا مشاہدہ کیا اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ چونکہ بعض پیشگوئیوں میں عکہ کا لفظ آتا تھا اس لئے انہوں نے عکہ کو اپنا مرکز لکھنا شروع کر دیا حالانکہ وہ عکہ میں نہیں بلکہ اس سے بھی چار پانچ میل دور رہتے تھے اور پھر باوجود اس کے کہ سالہا سال سے باب اور بہاء اللہ کا دعویٰ تھا پھر بھی ان کی حالت یہ تھی کہ چار پانچ میل تک بھی لوگ ان کو نہیں جانتے تھے اور یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے یہ حالت ہے کہ کوئی شخص آپ کا نام لے دے فوراً لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کے ماننے والوں میں سے ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر احمدی بھی مرزائی کہلانے لگ گئے ہیں اور یا پھر لوگ ہماری جماعت کے دوستوں کو مولوی کہتے ہیں جس کے معنے ہیں علم والے مگر عجمی کا لفظ عرب میں ہمیشہ تحقیر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور عربی زبان میں اس کے معنے ہوتے ہیں اَن پڑھ اور جاہل لوگ پس انہیں تو اپنے علاقہ میں اَن پڑھ اور جاہل کہا جاتا ہے اور یہاں احمدیوں کو مولوی کہا جاتا ہے جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ علم والے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ترقی کا صحیح مقام ابھی ہماری جماعت کو حاصل نہیں ہوا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے ساری دنیا فتح کر لی مگر "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" ہمارا ایک مرکز ہونا ہماری جماعت کا دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل جانا، ہزاروں آدمیوں کا اپنے وطنوں کو چھوڑ کر قادیان میں ہجرت کر کے آجانا اور ہمارا اپنی تعداد اور اپنے علم میں روز بروز بڑھتے جانا یہ اس بات کی علامات ہیں کہ ہم ایک دن ساری دنیا کو انشاء اللہ فتح کر لیں گے اس وقت اگر قادیان کے محلوں اور اس کی پرانی اور نئی آبادی کا جائزہ لیا جائے تو سوائے ہمارے کہ ہم قادیان کے اصل باشندے ہیں۔ اور سوائے محلہ ارائیاں میں رہنے والے چند لوگوں کے جن کی مجموعی تعداد کسی صورت میں دو تین سو سے زیادہ نہیں ہوگی باقی سب کے سب وہ لوگ ہیں جو باہر سے ہجرت کر کے قادیان آئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سو احمدیوں میں سے صرف ڈیڑھ فی صدی قادیان کے اصل باشندے ہیں باقی سب کے سب وہ لوگ ہیں جو باہر سے آئے ہیں پھر ان باہر سے آنے والوں میں کوئی افغانستان سے آیا ہے کوئی برما سے آیا ہے کوئی مالابار سے آیا ہے کوئی سیلون سے آیا ہے کوئی سندھ سے آیا ہے کوئی بنگال سے آیا ہے اسی طرح اور بیسیوں علاقے ہیں جہاں کے رہنے والے قادیان میں پائے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ دیکھا جائے کہ قادیان میں کہاں کہاں سے لوگ آئے ہوئے ہیں تو اتنے مختلف مقامات سے آئے ہوئے لوگ ثابت ہوں گے کہ لاہور میں بھی اتنے مختلف مقامات کے لوگ موجود نہ ہوں گے یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت بڑی بات ہے اور اس الہام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوا کہ يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَيَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (تذکرہ ۵۰ و ۴۵) لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو شاخ در شاخ اس طرح پھیلا دیا ہے کہ ہر قسم کے کارکن ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں اگر ایک طرف زمیندار طبقہ ہماری جماعت میں پایا جاتا ہے تو دوسری طرف تاجروں کا بھی ایک کثیر حصہ ہماری جماعت میں موجود ہے اسی طرح اگر عربی دان ہماری جماعت میں کثرت سے پائے جاتے ہیں تو انگریزی دان لوگوں کی بھی ہماری جماعت میں کمی نہیں ہے غرض ہر طبقہ اور ہر شعبہ میں ہماری جماعت پھیل رہی ہے اور ہر قسم کے کارکن ہماری جماعت کو میسر آرہے ہیں مگر بہائیوں کو یہ بات نصیب نہیں ان میں چند خاص قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ان میں نہیں پائے جاتے جو اس بات کی علامت ہے کہ ان کی جماعت کو وہ وسعت حاصل نہیں جو دنیا میں چھا جانے والی جماعتوں کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ چند علمی رنگ میں بحثیں کرنے والے آدمیوں کا پیدا ہو جانا کسی جماعت کی زندگی کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ قربانی اور ایثار کا مادہ ان میں زیادہ سے زیادہ پایا جاتا ہو وہ مرکز سے وابستگی رکھتے ہوں اپنی تعلیم کی اشاعت کے لئے ہر مشکل کو برداشت کرنے والے ہوں۔ اور یہ جذبہ اپنے دلوں میں رکھتے ہوں کہ ہم مر جائیں گے مگر اس تعلیم کو نہیں چھوڑیں گے جس کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ جذبۂ قربانی ایثار اور استقلال کا یہ مادہ ہماری جماعت میں تو پایا جاتا ہے مگر بہائیوں میں اس قسم کی مثال نظر نہیں آتی۔

پھر جس قسم کی اشاعت کی توفیق ہماری جماعت کے مبلغوں کو ملی ہے ان کو نہیں ملی ہماری جماعت کے مبلغ سارے جہان میں پھرتے اور لوگوں کو اسلام اور احمدیت میں داخل کرتے ہیں مگر ان کے اندر کوئی باقاعدہ تبلیغی نظام نہیں نہ ان کے مبلغ غیر ممالک میں جاتے ہیں اور نہ تبلیغی جذبہ ان کے اندر پایا جاتا ہے اسی طرح جس قسم کا کام ہماری جماعت کر رہی ہے اس قسم کے کام کی کوئی مثال بہائی اپنی جماعت کی طرف سے نہیں پیش کر سکتے۔ ہماری جماعت نے پسماندہ اقوام کو ابھارنے اور ادنیٰ اقوام کو اونچا کرنے اور ان میں تعلیم کو رائج کرنے اور انہیں مہذب اور متمدن بنانے کے لئے جس قدر کوششیں کی ہیں ان کا عشر عشیر بھی بہائیوں میں نہیں پایا جاتا۔

پھر تعداد کے لحاظ سے دیکھو تو ان کی ہمارے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں باوجود اس کے کہ انہوں نے ہماری جماعت سے چالیس سال پہلے کام شروع کیا تھا۔ پھر بھی اب تک صرف چند امراء کی وجہ سے ان کو شہرت حاصل ہوئی ہے۔ جو ان کی جماعت میں شامل ہوئے لوگوں کی اکثریت نے ان کی طرف کوئی خاص توجہ نہ کی اور ان چند امراء کا بہائیت کی طرف میلان بھی کسی قربانی کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ اس وجہ سے ہوا کہ امراء مذہبی پابندیوں کو سخت مصیبت سمجھتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا طریق نکل آئے کہ مذہب بھی رہے اور آزادی بھی ہاتھ سے نہ جائے اس خیال کے ماتحت اگر انہیں کسی مذہب میں آسانی نظر آتی ہے تو وہ اس میں شوق سے شامل ہو جاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم مذہب کے بھی پابند رہیں گے اور ہر قسم کے تعیش سے بھی کام لیتے رہیں گے بہائیت میں اس قسم کی کوئی پابندیاں نہیں وہ کہتے ہیں نماز جس کے پیچھے چاہو پڑھو جو چاہو کرو تمہیں کوئی باز پرس نہیں ہوگی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ جو بیک وقت مذہب اور آزادی سے ہمکنار رہنا چاہتے ہیں وہ ایسے مذہب میں شامل ہو جاتے ہیں۔

میں جب ولایت گیا تو ایک انگریز بہائی عورت مجھ سے کہنے لگی آپ بہاء اللہ کو کیوں نہیں مانتے میں نے کہا تم قرآن میں کوئی نقص بتا دو تو پھر یہ سوال کیا ہو سکتا ہے کہ میں کسی اور مذہب کی طرف رجوع کروں ورنہ جب تک قرآن کریم میں کوئی نقص ثابت نہیں ہوتا۔ مجھے کسی اور مذہب کی تعلیم کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ کہنے لگی دیکھئے قرآن میں یہ کتنا بڑا نقص ہے کہ اس نے ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی ہے میں نے کہا بہاء اللہ نے خود ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی ہے وہ کہنے لگی یہ بات بالکل غلط ہے بہاء اللہ نے قطعاً ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت نہیں دی۔ اس کے ساتھ ایک اور عورت بھی تھی جو ایرانن تھی۔ اور چھ ماہ کے قریب مرزا عباس علی کے پاس رہ آئی تھی میں نے اس انگریز عورت سے کہا کہ تم اپنے ساتھ والی عورت سے پوچھو کہ کیا یہ درست ہے یا نہیں اس نے پوچھا تو وہ جواب دینے میں کچھ شرارت کر گئی کہنے لگی دو شادیوں کا ذکر تو آتا ہے مگر بہاء اللہ نے لکھا تھا میرے کلام کی جو تشریح مرزا عباس علی کریں گے وہی درست ہوگی اور انہوں نے یہی تشریح کی ہے کہ ایک ہی شادی کرنی چاہیئے میں نے کہا یہ بھی کوئی معقول بات ہے کہ دو شادیوں کا ذکر ہو اور کہا جائے کہ اس سے مراد ایک ہی شادی ہے انگریز عورت کہنے لگی کہ جواب تو درست ہے کہ جب مرزا عباس علی نے تشریح کر دی اور کہہ دیا کہ ایک ہی

شادی کرنی چاہیئے تو معاملہ ختم ہو گیا۔ مَیں نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ بہاءاللہ نے عباس علی کو کہا تھا یا نہیں کہ تم لڑکے کی خاطر دوسری بیوی کر لو اس انگریز عورت نے کہا یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ مَیں نے کہا اپنے ساتھ والی سے پوچھو اس سے پوچھا گیا تو وہ کہنے لگی کہا تو تھا مگر اس نے مانا نہیں مَیں نے کہا اس نے بات نہیں مانی تو وہ نافرمان تھا اس پر الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے اپنے باپ کے حکم کی جو مظہرِ خدا تھا خلاف ورزی کی۔ اس انگریز عورت نے کہا کہ نہیں جب اس نے انکار کر دیا تو بات صاف ہو گئی بہاءاللہ نے خواہ کچھ کہا ہو اس نے انکار کر دیا تو پتہ لگ گیا کہ دوسری شادی جائز نہیں۔ مَیں نے کہا اچھا یہ بتاؤ بہاءاللہ کی اپنی دو بیویاں تھیں یا نہیں انگریز عورت نے پھر کہا کہ ہرگز نہیں مَیں نے کہا اپنی ایرانن بہن سے پوچھو اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں؟ مَیں نے کہا آخر تم وہاں رہ آئی ہو اور تمہاری ساتھن ناواقف ہے تمہارا اتنا بتا دینے میں کیا حرج ہے کہ بہاءاللہ کی دو بیویاں تھیں یا نہیں اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ دعویٰ سے پہلے اس کی دو بیویاں تھیں۔ لیکن دعویٰ کے بعد اس نے ایک بیوی کو بہن قرار دے دیا تھا۔ انگریز عورت یہ سُن کر اچھل پڑی اور کہنے لگی دیکھئے! دیکھئے جواب ہو گیا۔ مَیں نے کہا تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ بہاءاللہ خدائی کے مقام پر تھا۔ اور بچپن سے اسے علمِ غیب حاصل تھا۔ اگر بہاءاللہ کو علم تھا کہ مجھے اپنی ایک بیوی کو بہن قرار دینا پڑے گا تو اس نے دوسری شادی ہی کیوں کی انگریز عورت کہنے لگی نہیں جب اس نے ایک کو بہن قرار دے دیا تھا تو یہ کافی تھا مَیں نے کہا اچھا اس ایرانی بہن سے پوچھو کہ کیا بہن سے بچّے پیدا کرنا بھی بہائی مذہب میں جائز ہے اگر نہیں تو دعویٰ کے بعد اس بہن کے بطن سے بہاءاللہ کے ہاں کیوں اولاد پیدا ہوئی تھی اس پر وہ انگریز عورت جوش سے کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی آپ تو گالیاں دینے لگ گئے ہیں مَیں نے کہا یہ گالیاں نہیں بلکہ حقیقت کا اظہار ہے تم اس سے پوچھو کہ کیا دعویٰ کے بعد بہاءاللہ کے ہاں اس دوسری عورت سے اولاد ہوئی ہے یا نہیں اس دفعہ ایرانن بہت دیر تک خاموش رہی مگر اسے آخر تسلیم کرنا پڑا کہ دوسری بیوی سے دعویٰ کے بعد بھی ان کے ہاں اولاد ہوئی تھی مَیں نے کہا اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ ہم قرآن کو کیوں مانتے ہیں اور بہاءاللہ کو اپنے دعویٰ میں کیوں سچا تسلیم نہیں کرتے بہاءاللہ کو ہم اسی صورت میں مان سکتے تھے جب قرآن کریم کے ذریعہ ہماری دینی ضروریات پوری نہ ہو سکتیں اور بہاءاللہ اس ضرورت کو پورا کر دیتے لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور ادھر کوئی ایسی ضرورت بھی نہیں ہے جسے اسلامی شریعت نے پورا نہ کیا ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اسلامی شریعت کو ترک کیا جائے اور بہائی شریعت کو قابلِ قبول قرار دیا جائے غرض بہائی شریعتِ اسلامیہ کو منسوخ قرار دیتے اور ایک نئی شریعت دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں اس لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ آپؑ اسلام کو زندہ کریں اور شریعت کو دنیا میں قائم کریں اللہ تعالیٰ نے خود آپؑ کو الہاماً فرمایا کہ يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَة (تذکرہ صفحہ ۶۹) مسیح موعودؑ اس لئے آیا ہے کہ تا وہ اسلام کو زندہ کرے اور شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے آپؑ اس مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے اور لاکھوں لوگوں کو اپنے اردگرد اکٹھا کر لیا۔ بہاءاللہ نے یہی کیا کہ اسلامی شریعت میں سے بہت سی باتوں کو یا تو منسوخ قرار دیا اور ان میں آسانیاں پیدا کر دیں۔ مگر پھر بھی لوگوں نے اس کو نہ مانا بہائیوں کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے اردو میں کہتے ہیں "شافعی سب کچھ معاف" ان کا مذہب بھی اسی قسم کا ہے۔ اس قسم کی تحریک کو دنیا میں چلانا اور بات ہے اور ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود بنی نوع انسان کی ساری زندگی بدلنا، ان کی صبح بدلنا ان کی شام بدلنا، ان کا دل بدلنا ان کی رات بدلنا، ان کا اوڑھنا بدلنا ان کا بچھونا بدلنا، ان کا کھانا بدلنا ان کا پینا بدلنا، ان کا ظاہر بدلنا ان کا باطن بدلنا، ان کا مذہب بدلنا ان کی سیاست بدلنا، ان کی تعلیم بدلنا اور ان کا تمدّن بدلنا یہ وہ کام ہے جسے حقیقی کام کہا جا سکتا ہے اور یہ وہ کام ہے جو گذشتہ دو ہزار سال میں یا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا یا اب ان کے شاگرد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے پس ترقی کے جو آثار ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں پائے جاتے ہیں آپؑ ہی دنیا کے مسیح اور مہدی ہیں آپؑ ہی ان کے نجات دہندہ ہیں اور آپؑ ہی وہ موعود ہیں جو ان تاریکیوں میں ظاہر ہوئے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں یا قرآن کریم میں ان کا ذکر آتا تھا"

(تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم نصف اوّل صفحہ ۵۳۰ تا ۵۳۵)

بشکریہ: مکرم منشی شمس الدین صاحب کلکتہ

تقریر بر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

قسط نمبر ۱

حقوق العباد۔ انکی ادائیگی کی اہمیت اور اسلامی آداب واخلاق کا بیان

محمد حفیظ بقاپوری

چونکہ یہ ایک بہت وسیع اور طویل مضمون ہے اس لئے وقت کی رعایت اور مضمون کی اہمیت و ضرورت کے پیشِ نظر مَیں نے اپنے موضوع کو کسی قدر محدود کرتے ہوئے حقوق العباد میں سے صرف سماجی اور معاشرتی حقوق اور ان سے متعلق اسلامی آداب واخلاق بیان کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پہلے نمبر پر حقوق میں ہر شخص کے لئے حقوق و فرائض کا سلسلہ اس کے یومِ پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے جب ایک بچہ اس دنیا میں اپنی آنکھ کھولتا ہے تو وہ اکیلا نہیں ہوتا بلکہ اس کے اردگرد بھری دنیا ہوتی ہے یہی اس کا معاشرہ اور سماج ہے۔ اور وہ اس سماج اور معاشرے کا فرد ہوتا ہے اس لئے پہلے نمبر پر تو اس کے اپنے کنبے کے افراد: ماں باپ بہن بھائی خالہ ماموں چچا تایا وغیرہ وغیرہ پھر اڑوس پڑوس محلہ اور شہر والے۔ جوان ہو جانے پر شادی ہو جاتی ہے تو سسرال کے سبھی رشتہ داروں سے اس کا واسطہ پڑتا اور تعلق قائم ہوتا ہے۔ یہ سب رشتہ داریاں اور تعلقات اس سے اپنا اپنا حق مانگتے ہیں اس لئے ان رشتہ داریوں اور تعلق کے ناطے اسے ان کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں۔ پھر ایسے حقوق کی ادائیگی حق ادا کرنے والے کے لئے فرض اور اس کی ڈیوٹی قرار پاتی ہے۔ مثلاً بیٹے کا حق ہے کہ والدین اس کی پرورش کریں اور بیٹے کا فرض ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرے ان کی فرمانبرداری کرے۔

پھر حقوق و فرائض کا یہ دائرہ درحقیقت پہلو بہ پہلو چلتا ہے۔ ایک ہی چیز ایک پہلو سے ایک شخص کا حق قرار پاتی ہے تو وہی چیز دوسرے پہلو سے دوسرے انسان کا فرض اور ذمہ داری بن جاتی ہے آپ اس کو ایک مثال سے اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ہر شخص کو سڑک پر سے گزرنے کا حق حاصل ہے۔ سوسائٹی کے کسی فرد کو بھی شارع عام سے گزرنے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا لیکن شارع عام سے گزرنے کے لئے بھی تو کچھ ذمہ داریاں ہیں جن کی پاسداری ہر راہ گزر اور مسافر کے فرائض میں داخل سمجھی جاتی ہے مثلاً ٹریفک کے اصول و قواعد کی پابندی ہے وغیرہ وغیرہ اس سے آپ نے مسافر کے حقوق اور اس کے فرائض کی بات کسی حد تک معلوم کر لی اس کے بعد حقوق کی بات لے لیں حقوق کی دو قسمیں ہیں ایک انفرادی حقوق دوسرے اجتماعی

حقوق و فرائض کا نقطۂ آغاز

پہلے ہم انفرادی حقوق کو لیتے ہیں اس قسم کے حقوق (اور ساتھ ہی فرائض بھی) ان کا سلسلہ ان تعلقات کی بناء پر چلتا ہے جو ہر شخص کو سوسائٹی کا فرد ہونے کے ناطے حاصل ہوتے ہیں۔ مگر کس تعلقدار کے حقوق مقدم ہوں اور کس کے مؤخر اس کے لئے قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں ایک طبعی ترتیب کا ایک اجمالی نقشہ سورت النساء رکوع ۶ میں حسب ذیل الفاظ میں ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ
ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ
النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

(النساء آیت ۳۷، ۳۸ ع ۶)

اگرچہ قرآن کریم کے اور بھی متعدد مقامات پر حقوق العباد کا ذکر آیا ہے مثلاً سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۷ سورۃ الذاریات آیت نمبر ۲۰ سورۃ المعارج آیت ۲۵، ۲۶ لیکن ان سب مقامات کی تفصیل کا بیان باعثِ تطویل ہے اس لئے ہم اس وقت صرف سورۃ النساء کی مذکورہ آیات کی روشنی میں ہی اپنے موضوع کو آگے بڑھاتے

ہیں۔

ان آیات کا آغاز واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا سے ہوا ہے ان الفاظ میں حقوق اللہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اگرچہ اس وقت ہماری بات چیت کا موضوع حقوق العباد ہے تاہم حقوق اللہ کی ادائیگی بھی دراصل اچھے اور مثالی معاشرے کے لئے ابتدائی اور اہم کڑی کا رنگ رکھتی ہے اس لئے کہ انسان اس دنیا میں خود بخود نہیں آگیا وہ اپنے وجود کا آپ خالق نہیں جس ذات نے اسے وجود بخشا اور جو انسان کا خالق و مالک ہے اور اس کی زندگی اور موت اس کے قبضہ میں ہے انسان کی جملہ ضروریات وہی بہم پہنچاتا ہے۔ اس کے حقوق کو پہچاننا اور ادا کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح حقوق العباد کا یہی وجہ ہے کہ حقوق العباد کی تفصیل بیان کرتے وقت قرآن پاک میں پہلے نمبر پر حقوق اللہ کا ذکر فرمایا تا اس وسیع دائرہ مخلوقات وانسانیت میں باہمی [illegible] کڑی کا سب سے پہلے علم ہو جائے

اس کی مثال ایک بڑے کنبے سے دی جاسکتی ہے جو ایک بزرگ شخصیت کی سنتان اور اولاد ہونے کے سبب ایک ہی دائرہ میں آجاتے ہیں۔ اور پھر اس قریبی تعلق کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کی نگہداشت اور باہمی خاندانی ذمہ داریوں کو زیادہ عمدگی سے پہچان لیتے ہیں اللہ تعالےٰ اور جملہ مخلوقات کے اس رشتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

الخلق عیال اللہ فاحبّ
الخلق من احسن الی عیالہ

اس لئے حقوق العباد کا گہرا تعلق حقوق اللہ سے ہے اس کو ذہن نشین کر لینے کے بعد اب ہم حقوق العباد کی اس ترتیب کو لیتے ہیں جو مذکورہ آیات کریمہ میں بیان ہوئی۔

والدین کے حقوق و آداب

حقوق العباد میں سر فہرست والدین کے حقوق اور آداب ہیں فرمایا وبالوالدین احسانًا کہ والدین کا حق ہے کہ ان کی تمام اولاد ہمیشہ ہی ان سے حُسنِ سلوک کے ساتھ پیش آئے قرآن و حدیث میں بڑی شرح و بسط سے اس موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے بعد اولاد پر والدین کا بڑا حق ہے جو اس کو اس دنیا میں لانے کا ظاہری سبب بنے اور پھر اولاد کی آغازِ حیات سے پختہ عمر کو پہنچنے تک جو دُکھ تکلیف اور کشٹ والدین اپنے بچے کے لئے اُٹھاتے ہیں اور بچے کی پرورش اور اس کی ربوبیت کے لئے جدوجہد کرتے ہیں یہ سب باتیں ان کا حق قائم کرتی ہیں کہ ان کی اولاد ان کے احسان کو پہچانے ان کی خدمت کرے ان کے ساتھ ہمیشہ احترام اور عزت سے پیش آئے کسی نے بہت ہی خوب کہا ہے

سب سے بڑی عبادت ماں باپ کی ہے خدمت
سب سے بڑی سعادت ماں باپ کی ہے خدمت

سورت بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۴ و ۲۵ میں والدین کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

امّا یبلغنّ عندک الکبر
احدھما او کلٰھما فلا تقل
لھما اُفٍّ ولا تنھرھما
وقل لھما قولًا کریمًا
واخفض لھما جناح الذلّ
من الرحمۃ وقل ربّ
ارحمھما کما ربّیٰنی
صغیراہ

اس میں والدین کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ والدین کی نہایت درجہ تکریم کرو نہ صرف یہ کہ انہیں جھڑکو نہیں بلکہ اف تک نہ کہو تمہارا سلوک ان کے ساتھ ہمیشہ اس رحمت اور شفقت کے سبب جو تمہاری صغر سنی میں ان کی طرف سے پرورش کے سبب سے ظاہر ہوا اس کے جواب میں بھی رحمت کا مظاہرہ ہو مگر "جناح الذل" یعنی عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے اور ساتھ ہی اس رنگ میں دعا کرتے ہوئے کہ اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے چھوٹی عمر میں پالا پوسا اسی طرح اب ان کی عمر میں ضعف اور ناطاقتی کا دور آیا اور وہ میرے سہارے کے محتاج ہوئے اے میرے پروردگار میں تیرا ہی ایک عاجز بندہ ہوں اس لئے تو مجھے خود ایسی توفیق دے کہ میں ان کی اس طرح خدمت کر سکوں جیسے انہوں نے میرے بچپن میں بغیر کسی معاوضہ کے غرض سے میری پرورش کی۔

اس دعا میں بڑے ہی لطیف پیرائے میں وہ سب کچھ کہہ دیا گیا ہے جو ایک سمجھ دار اولاد کے لئے بیش قیمت تعلیم کا رنگ رکھتا ہے اسی مضمون کو سورۃ لقمان میں کچھ اور تفصیل کے ساتھ اس طرح بیان کیا کہ

ووصّینا الانسان بوالدیہ
حملتہ امّہ وھنًا علیٰ وھنٍ
وفصٰلہ فی عامین ان
اشکرلی ولوالدیک الیّ
المصیراہ وان جاھدٰک
علیٰ ان تشرک بی ما
لیس لک بہ علمٌ فلا تطعھما
وصاحبھما فی الدّنیا
معروفًا واتبع سبیل من
اناب الیّ ثمّ الیّ مرجعکم
فانبّئکم بما کنتم تعملون

ان آیات میں والدہ کی ان تکالیف کا ذکر فرمایا جو بچے کی پیدائش اور پرورش کے ابتدائی مراحل میں اسے برداشت کرنے پڑتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے تاکید کی کہ شکر گذاری کے جذبات کے ساتھ ماں باپ کی خدمت کرنا سعادت مند اولاد کا فرض ہے البتہ اگر والدین دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مشرکانہ عقائد اختیار کرنے کا اصرار کریں تب صرف عقیدہ کی حد تک ان کی بات نہیں ماننی پھر بھی حکم دیا کہ تم نے دنیوی معاملات میں ان سے ہمیشہ ہی نیک سلوک کرنا ہے۔

عہد طفولیت میں والدین کی طرف سے بالخصوص والدہ کی طرف سے بچے کی خاطر بہت سی تکالیف جھیلنے کے مضمون کا اعادہ سورہ احقاف رکوع ۲ میں بھی آیا ہے۔ البتہ اس جگہ اس بات کا اضافہ ہے کہ سعادت مند بچے والدین کے ان واجبی حقوق کا ہمیشہ ہی خیال رکھتے ہیں جن کا ذکر ہوا حتیٰ کہ جب وہ خود چالیس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں۔ اور خود صاحب اولاد ہو کر ماں اور باپ ہونے کا عملی تجربہ کر چکتے ہیں تو والدین کے بلند مقام اور مرتبہ کا انہیں علم ہوتا ہے تب وہ بارگاہ الٰہی میں اپنے لئے اور اپنے والدین بلکہ اپنی اولاد کے لئے بھی ان الفاظ میں دعائیں کرتے ہیں فرماتا ہے:۔

حتّیٰ اذا بلغ اشدّہ وبلغ اربعین
سنۃً قال ربّ اوزعنی ان اشکر
نعمتک التی انعمت علیّ وعلیٰ والدیّ
ان اعمل صالحًا ترضٰہ واصلح
لی فی ذرّیّتی انّی تبت الیک
وانّی من المسلمین

اس آیت کے بعد کی آیت میں فرماتا ہے کہ ایسے سعادت مند بچوں کی پُرخلوص دعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوں گی اور ان کا اپنا انجام بھی بخیر ہوگا۔ لیکن اس مقام کی تیسری اور چوتھی آیت یعنی آیت نمبر ۱۸ و ۱۹ میں تصویر کا دوسرا رُخ بھی عبرت کے لئے بتا دیا جہاں شقی القلب اولاد اور والدین کے نافرمان بچے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

والّذی قال لوالدیہ اُفٍّ
لکما اتعدٰننی ان اخرج وقد
خلت القرون من قبلی
وھما یستغیثٰن اللہ ویلک
اٰمن انّ وعد اللہ حقّ
فیقول ما ھٰذا الّا اساطیر
الاوّلین ۵ اولٰئک الذین
حقّ علیھم القول فی امم
قد خلت من قبلھم من
الجنّ والانس انّھم کانوا خٰسرین

کیسے عبرتناک انجام کا بیان ہے ان آیات میں!!

والدین کے حقوق و آداب ازروئے احادیث

قرآن کریم کے علاوہ احادیث میں بھی اس موضوع پر بڑی تفصیل آئی ہے۔ چند احادیث بطور خلاصہ مضمون اس طرح ہیں:۔

۱۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس شخص کا ناک خاک آلودہ ہوا۔ اس شخص کا ناک خاک آلودہ ہوا۔ اس شخص کا ناک خاک آلودہ ہوا جس نے بڑھاپے کے وقت اپنے والدین کا زمانہ پایا دونوں کا یا کسی ایک کا لیکن ان کی خدمت بجا لاکر وہ جنت میں داخل ہونے سے بے نصیب رہا!!

۲۔ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا تمہاری ماں اس نے کہا اس کے بعد کون؟ فرمایا تمہاری ماں اس نے عرض کیا کہ اس کے بعد فرمایا تمہاری ماں جب اس نے چوتھی مرتبہ انہی الفاظ کا اعادہ کیا تو جواب میں حضورؐ نے فرمایا تمہارا باپ

۳۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ نے فرمایا

الجنّۃ تحت اقدام امّھاتکم

کہ ماؤں کے قدموں میں جنت ہے ان کی خدمت کرو اور جنت پالو۔ باپ کی عزت و تکریم اور خدمت و عظمت کے بارہ میں فرمایا:۔

رضا الرّبّ فی رضا الوالد وسخط
الرّبّ فی سخط الوالد

حضور نے فرمایا انسان کے باپ کا اس قدر حق فائق ہے کہ ایک شخص اس حق کو پورے طور پر ادا کر ہی نہیں سکتا سوائے اس کے کہ اگر کہیں اس کا باپ غلام بن گیا ہو اور وہ زرِ کثیر خرچ کر کے اپنے باپ کو خرید کر کے آزاد کرا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اپنے باپ کے واجبی حق کو کسی قدر ادا کیا ہے۔

باپ تو باپ ہے حضورؐ نے تو یہاں تک فرمایا کہ نیکیوں میں سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوست داروں اور محبت کا تعلق رکھنے والوں سے بھی حُسنِ سلوک کے ساتھ پیش آئے۔!!

اس سلسلہ میں حضور کا پاک نمونہ موجود ہے گو حضور کے والدین تو حضور کے بچپن میں ہی وفات پا گئے تاہم حضورؐ اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ سے اپنی حقیقی ماں کی طرح ہی محبت اور خاکساری پیش کرتے اور خدمت بجا لاتے دیکھے گئے بے قرار ہو کر فرمایا اُمّی اُمّی

ان سب قرآن و حدیث کے حوالوں سے والدین کے حقوق و آداب کی خوب وضاحت ہو جاتی ہے با ایں ہمہ بعض نادان بچے اپنے والدین کی نافرمانی کرتے ہیں وہ اس بات کو بھول جاتے

(باقی صہ پر)

جماعتِ احمدیہ گیانا کا پہلا جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ اوّل)

ایڈنبرگ روانگی

اسی شام کو فیری بوٹ کے ذریعہ دریائے بربیس پار کر کے مہمانوں کا قافلہ ایڈنبرگ کی جماعت میں پہنچا جہاں خدا کے فضل سے ہماری بہت مخلص جماعت قائم ہے۔ رات کے کھانے کا پر تکلف اہتمام برادرم امین سلطان صاحب کے ہاں کیا گیا تھا جس سے فارغ ہو کر مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد احمدیہ ایڈنبرگ میں ادا کی گئیں اور اس کے بعد مہمانوں کے اعزاز میں مقامی جماعت کی طرف سے مختصر طور پر استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں مبلغین کرام اور دیگر احباب کو دلی طور پر خوش آمدید کہا گیا۔

روز ہال کانجی میں تبلیغی تقریب

شام پانچ بجے ایک زیر تبلیغ با اثر دوست باز خان صاحب نے اپنے گاؤں روز ہال کانجی کے کلچرل سنٹر میں ایک تبلیغی مجلس کا انعقاد کیا جس میں مکرم حنیف یعقوب صاحب مبلغ ٹرینیڈاڈ نے نصف گھنٹہ تک بہت عمدہ بائیبل کے متعلق تعارفی لیکچر دیا جس کے بعد سوالات کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے گئے۔ مکرم باز خان صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر مہمانوں کے اعزاز میں پر تکلف چائے کا بھی اہتمام کیا۔

احمدیہ کیریبین کونسل کا انعقاد

اس تبلیغی محفل سے فراغت کے بعد واپس ۱۹ کو انٹین مکرم علی محمد صاحب کی قیامگاہ پر پہنچے۔ نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئیں اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مکان کی نچلی منزل میں میٹنگ کے لئے تیار کی گئی جگہ پر مکرم حنیف یعقوب صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ کیریبین کونسل کی زیر صدارت کونسل کا دوسرا سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد مکرم شریف بخش صاحب سیکرٹری احمدیہ کیریبین کونسل نے جماعت احمدیہ گیانا کی طرف سے ٹرینیڈاڈ اور سورینام سے آنے والے اراکین کو خوش آمدید کہا اور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس اجلاس میں برکت ڈالے اور غلبۂ اسلام کی مہم میں ہم سب کو مؤثر کردار ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اس کے بعد انہوں نے گذشتہ سال کے کونسل کے اجلاس منعقدہ ٹرینیڈاڈ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کی منظوری کے بعد بقیہ کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے تینوں مبلغین نے مشنوں کی دوران سال کی کارگزاریوں پر مختصر رنگ میں روشنی ڈالی اس کے بعد ایجنڈے کی تجاویز پر غور و فکر کے بعد مندرجہ ذیل سفارشات مرتب کی گئیں۔

۱۔ کیریبین کے جزائر بار بیڈس۔ گرینیڈا۔ انٹیگا اور جمیکا میں احمدیت کی تبلیغ وسیع کرنے کے لئے ایک مستقل مبلغ بھجوانے کی مرکز سے درخواست کی جائے اور فوری طور پر کام کے آغاز کے لئے اس علاقے کے موجودہ مبلغین کے وقتاً فوقتاً سے دورے کروانے کی اجازت طلب کی جائے۔ نیز بذریعہ لٹریچر اور خط و کتابت تبلیغ کی مہم کو بلا تاخیر شروع کر دیا جائے۔

۲۔ جارج ٹاؤن میں مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے زمین کی خرید کے ساتھ ہی (جس کی اجازت مرکز کی طرف سے عطا ہو چکی ہے) لوکل مبلغین تیار کرنے کے لئے ایک مشنری کلاس کا اجراء کیا جائے جس میں تینوں جماعتوں کے نوجوان دینی تربیت حاصل کریں۔

۳۔ تینوں ملکوں میں جماعت کی ذیلی تنظیموں نیز ام۔ اطفال۔ لجنہ کو مضبوط اور فعال بنایا جائے اور ان کے اجتماعات کے ذریعہ تربیتی مقاصد حاصل کئے جائیں۔

۴۔ ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ پر تینوں ممالک ٹرینیڈاڈ، گیانا اور سورینام سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور جایا کرے اور اس کا نصف خرچ تینوں جماعتیں مل کر ادا کریں، ۱۹۷۷ء میں سورینام سے ایک نمائندہ مرکزی جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جائیگا۔ انشاء اللہ۔

۵۔ احمدیہ کیریبین کونسل کا آئندہ اجلاس نومبر ۱۹۷۷ء میں سورینام میں منعقد ہوگا۔ دعا کے بعد ۱۱ بجے شب کونسل کا اجلاس برخواست ہوا۔ اجلاس میں کل ۲۶ ممبران نے شرکت کی جس میں سے ۱۳ گیانا کی جماعت سے شریک ہوئے اور ۱۳ ٹرینیڈاڈ و سورینام سے۔

ٹاؤن ہال نیوامسٹرڈم میں جلسہ سالانہ کا انعقاد

مورخہ ۱۷ نومبر بروز اتوار ٹاؤن ہال نیوامسٹرڈم میں جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اجلاس کا وقت دس بجے صبح مقرر تھا۔ مگر دور دراز مقامات سے احباب پہلے ہی آنے شروع ہو گئے۔ خدام نے صبح آٹھ بجے سے ہی ہال کو کرسیوں۔ تبلیغی نمائش اور قطعات وغیرہ سے آراستہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ٹھیک دس بجے ہال کارروائی کے آغاز کے لئے ہر رنگ میں تیار ہو چکا تھا۔ اس وقت تک احمدی احباب وغیر از جماعت مدعو احباب اور نزدیک کی جماعتوں سے کافی تعداد میں پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ عین وقت پر کارروائی کا آغاز کر دیا گیا۔ پہلے اجلاس کی صدارت خاکسار مبلغ گیانا نے کی۔

پہلا اجلاس

تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے تمام حاضرین کو اپنی افتتاحی تقریر میں جماعت کے پہلے سالانہ جلسہ میں شرکت پر مبارکباد پیش کی اور خوش آمدید کہا اور جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلقہ ارشادات پڑھ کر سنائے اور احباب سے اپیل کی کہ وہ اس روحانی اور علمی اجتماع سے زیادہ سے کسب فیض کی کوشش کریں اور زیر لب دعاؤں میں مشغول رہیں۔ خاکسار کے مختصر خطاب کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سورینام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ کلام کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد سامعین کی خدمت میں مکرم شریف بخش صاحب نے اکناف عالم سے آئے ہوئے مبارکباد کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیش آف فرانکفورٹ مغربی جرمنی کی انگریزی نظم برادرم جمیل محمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ گیانا نے پڑھ کر سنائی۔ یہ نظم واقعی حرارت ایمانی پیدا کرنے والی تھی جو برادرم جمیل نے ویسے ہی پُر جوش انداز میں پڑھی جیسا کہ حق تھا قارئین کی ضیافت طبع کے لئے نظم کے چند ایک قطعات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

★ — کیا آپ تیار ہیں — اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں یہ غور و فکر کرنے کے لئے اُس خدا کے حضور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر جو آپ کا خالق اور آپ کا واحد سہارا ہے۔؟

★ — کیا آپ تیار ہیں — ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنی دنیوی خواہشات کو قربان کرنے کے لئے — "تا آپ کی زندگی آئینۂ الٰہی بن جائے۔؟

★ — کیا آپ تیار ہیں — ہر کہہ و مہہ کو ایسے دلنشیں انداز میں تبلیغ کرنے کے لئے کہ آپ اُسے احمدیت کی سچائی کا قائل کر لیں یہاں تک کہ ایک بادشاہ بھی اس (روحانی) غلامی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔؟

اس خوبصورت نظم کے بعد تینوں مشنوں کے سیکرٹری صاحبان کی طرف سے جماعتوں کی سالانہ رپورٹیں پیش کی گئیں جن میں دوران سال جماعتی مساعی اور ترقی کے کاموں کا جائزہ پیش کیا گیا۔

پونے بارہ بجے پہلا اجلاس کھانے اور نماز ظہر و عصر کے وقفہ کے لئے برخواست کیا گیا۔ ہال کے ایک حصہ میں گیلری کی طرف مردوں کے لئے کھانے کا انتظام تھا۔ اور ہال کے اندر خواتین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ لجنہ کی بہنوں نے سادہ اور عمدہ انتظام کیا تھا کاغذ کی پلیٹوں میں سب نے بڑی خوشی سے گیانا کی معروف قومی ڈش "کک اپ رائس" کا لطف اُٹھایا۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے محنت کرنے والی بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ کھانے سے فارغ ہو کر ہال کے ایک حصہ میں ہی چادریں بچھا کر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا فریضہ انجام دیا گیا اور اس کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

دوسرا اجلاس

ہمارے جلسہ کا دوسرا اور اہم اجلاس ٹھیک ۱½ بجے زیر صدارت مکرم شریف بخش صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ گیانا شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طیب یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ نے کی اور اس کے بعد مکرم مولانا محمد حنیف یعقوب صاحب نے احمدیہ عقائد کی فتح کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ احمدیہ عقائد کا ذکر کرتے ہوئے ان کی حقانیت کے ناقابل تردید دلائل پیش کئے اور ثابت کیا کہ دنیا اب انہی عقائد کو اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اسلام میں وحی و الہام کا سلسلہ جاری ہے۔ حضرت بانی سلسلہ پیشگوئی مسیح موعود کے مصداق ہیں اور امتی نبی کے مقام پر فائز ہیں۔ اسلامی جہاد کا صحیح نظریہ۔ سب پیشوایان مذاہب خدا کے برگزیدہ تھے۔ قرآن کریم ناسخ و منسوخ کے عقیدہ سے پاک ہے۔ احمدیت کے ذریعہ خلافت حقہ کا قیام اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی نوید ہے یہ وہ اُمور تھے جن پر آپ نے احمدیہ نقطۂ نگاہ سے خاص طور پر روشنی ڈالی۔ آپ کی پون گھنٹہ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا محمد صدیق صاحب مبلغ سورینام نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ جس طرح اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں ہمارے آقا اور سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک عظیم سہارا اور

دین کی تمکنت اور مضبوطی اور ہر قسم کے خوف کو مبدل بہ امن کرنے کا باعث ہوئی تھی اسی طرح ایک لمبے وقفہ کے بعد پھر خدا نے خلافت علیٰ منہاج النبوت کا سلسلہ شروع فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کی وفات کے بعد جماعت اس حبل اللہ کو تھا سے سرعت سے ترقی کی منازل طے کرتی جا رہی ہے۔

آخری تقریر خاکسار مبلغ گیانا کی تھی عنوان تھا "احمدیت خدا اور اُس کی مخلوق کی خدمت پر" اس عنوان کے تحت خاکسار نے جماعت احمدیہ کی مذہبی روحانی اور سماجی خدمات کا سلسلہ کی ابتداء سے لے کر اب تک مختصر جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ انسان کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ خدا کا سچا عبد اور خادم بن کر اس کے دین اور اس کی مخلوق کی خدمت کرے۔ گمراہ دُنیا کو ہدایت کا سچا راستہ دکھانا اور اسے ابدی ہلاکت سے بچانا مادی خدمت سے زیادہ قدر و قیمت رکھتا ہے۔ احمدیت کے ذریعہ دنیا کے عقائد و اعمال میں اصلاح اور توحید کا قیام ایک عظیم کارنامہ ہے اور آئندہ رونما ہونے والے عظیم انقلاب کا پیش خیمہ۔ اس ضمن میں خاکسار نے جماعت کی طرف سے تبلیغی مشنوں کا قیام، قرآن کریم کے تراجم اسلامی لٹریچر کی اشاعت مساجد کی تعمیر تعلیمی اداروں کا قیام جماعت کی طبی خدمات کا بھی ذکر کیا۔

اختتامی دُعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کا دوسرا اور آخری اجلاس بخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔ اور جملہ شرکائے جلسہ اپنے دلوں میں نرمی اور اخلاص مندی کے جذبات لے کر اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔ الحمد للہ۔

مسجد احمدیہ سٹسنز میں استقبالیہ تقریب

مورخہ ۱۴ نومبر کی شب کو جماعت احمدیہ سٹسنز ولیج نے بیرونی مہمانان کرام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ زائرین یہاں کی خوبصورت پختہ مسجد دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ڈنر کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں مسجد میں ادا کی گئیں اور اس کے بعد مختصر طور پر مقامی جماعت کی طرف سے استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں تینوں مبلغین نے نصائح کیں۔

سورینام کے وفد کی روانگی

شام ۷ بجے کھانے سے فارغ ہو کر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کی قیادت میں سورینام کا وفد ایرپورٹ کے لئے روانہ ہوا دو کاروں پر خاکسار کے ہمراہ متعدد احباب مہمانوں کو الوداع کہنے ایرپورٹ پر گئے اور جہاز کے منزل کی طرف روانہ ہونے پر ہم سب واپس جارج ٹاؤن مشن ہاؤس پہنچے۔

لِنڈن اور لیگوان کی جماعتوں کا دورہ

مورخہ ۱۶ نومبر کو ٹرینیڈاڈ کے وفد کو اندرون ملک کی ایک معروف جگہ لِنڈن کی سیر کے لئے لیجایا گیا۔ یہاں ہماری مختصر سی جماعت بھی ہے۔ اور یہ جگہ ایلومینیم کے کارخانے اور کانوں کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔ جماعت کے دو دوستوں رؤف خان صاحب اور عظیم خان صاحب نے مہمانوں کا پُرتپاک خیر مقدم کیا اور پُرخلوص مہمان نوازی کی ایک بجے بعد دوپہر یہاں سے واپس جارج ٹاؤن کے لئے روانہ ہوئے اور تین بجے دریائے ڈیمرارا جہاز پر عبور کر کے بیس میل کا سفر کاروں پر طے کیا اور پھر ہم گیانا کے سب سے بڑے دریا ایسیکیبو کے دہانہ پر تھے یہ دریا جب سمندر میں ملتا ہے تو کئی جزیرے بناتا ہے۔ انہی میں سے ایک پندرہ میل لمبا اور ۳ میل چوڑا جزیرہ لیگوان ہے جہاں پر خدا کے فضل سے ہماری جماعت بھی ہے اور اپنی مسجد بھی ہے۔ بندرگاہ پاریکا سے نصف گھنٹے کا بحری جہاز کا سفر کر کے ہم شام چھ بجے ٹرینیڈاڈ کے مہمانوں کے ساتھ لیگوان کی بندرگاہ پر پہنچے۔ یہاں جماعت کے نمائندہ عزیز بخش صاحب کار پر مہمانوں کو قیامگاہ تک لے جانے کے لئے آئے ہوئے تھے چنانچہ یہ یادگار آخری رات مہمانوں نے لیگوان کی جماعت میں بسر کی۔ عشاء کی نماز کے بعد وفد کے اعزاز میں مقامی جماعت کی طرف سے استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی اور علی الصبح پہلے جہاز پر ہم جارج ٹاؤن کے لئے روانہ ہوئے اور نو بجے بخیریت مشن ہاؤس پہنچ گئے۔

ٹرینیڈاڈ کے وفد کی روانگی

آج ٹرینیڈاڈ کے وفد کی روانگی کا دن تھا۔ شام سات بجے ایرپورٹ کے لئے روانہ ہونا تھا۔ سیکرٹری صاحب کے ہاں لنچ کا انتظام تھا جس کے بعد ایک مختصر الوداعی تقریب منعقد ہوئی اور میزبانوں اور مہمانوں نے اپنے اپنے جذباتِ محبت و اخوت کا اظہار کیا۔ ساڑھے شام چار بجے موٹر کاروں کا قافلہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو رخصت کرنے کے لئے ایرپورٹ روانہ ہوا۔ الوداع کا منظر بڑا رقت آمیز تھا۔ چند دن کی رفاقت نے دو ملکوں کے احمدیوں کو اخوت کے مضبوط رشتے میں جکڑ دیا تھا ہر دل اُسے محسوس کر رہا تھا۔ اور کئی آنکھیں جذبات کی شدت سے مجبور ہو کر قیمتی موتی بہا رہی تھیں۔ سب نے سلامتی کی دعاؤں کے ساتھ ایک دوسرے کو فی امان اللہ کہا۔ خدا اللہی محبت کے اس انمول رشتے کو ہمیشہ قائم رکھے آمین ثم آمین۔

آخر میں اُن مخلص دوستوں کا ذکر ضروری ہے جنہوں نے بے لوث رنگ میں دن رات مہمانوں کے لئے اپنی خدمات وقف رکھیں۔ مکرم علی محمد صاحب نے جلسہ سے دو تین ہفتے قبل نئی کار خرید کی تھی۔ جو انہوں نے مہمانوں کے قیام کے دوران پورے ایک ہفتہ کے لئے ڈرائیور سمیت مشن کی تحویل میں دیدی اور اسی طرح ان کے لئے مکرم آصف علی سلیم صاحب نے پورے ہفتہ مہمانوں کے ساتھ رہنے اور اُنکی خدمت میں گذارا۔ دوسرے مکرم حسین علی صاحب ہیں جو ایک مخلص نوجوان ہیں انہوں نے بھی اپنی عمدہ کار ہفتہ بھر کے لئے جماعتی کام کے لئے وقف رکھی اور اپنے کاروبار کو موقوف کر کے جلسہ کے کاموں میں ہاتھ بٹایا اللہ تعالےٰ ان ہر دو اصحاب کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ علاوہ ازیں چار دنوں کے لئے مکرم شریف بخش صاحب جارج ٹاؤن اور مکرم عظیم بخش صاحب ابن حسن بخش صاحب آف ایڈنبرگ نے اپنی کاروں سمیت اپنی خدمات جماعت کو پیش کیں اور دُور دراز کے سفر میں حصہ لیا۔ اللہ انہیں بھی اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک خوشکن امر جسکی اطلاع ہمیں جلسہ سالانہ کے اگلے روز بذریعہ خط موصول ہوئی۔ یہ تھی کہ مرکز نے خاکسار کی درخواست منظور کرتے ہوئے مبلغ امریکہ کو ہمارے جلسہ میں شمولیت کی اجازت عطا فرما دی تھی۔ مگر سفر کی بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر وہ تشریف نہ لا سکے۔ بہرحال یہ خبر اس بات کی غماز تھی کہ تبلیغی لحاظ سے یہ علاقہ اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے جو سب کے لئے خوشی کا باعث ہوئی۔

مورخہ ۱۳ نومبر کے اخبار گیانا کرانیکل نے کانفرنس کی خبر مع جملہ وفود اور مبلغین کے فوٹو کے بہت جلی حروف اور عمدہ خبر کے ساتھ شائع کی تھی جس کا عنوان تھا "کیریبین کے علاقے میں اسلام پھیلانے کے لئے احمدیوں کا غور و خوض" یہ خبر پورے صفحہ کے اُوپر کے نصف حصہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بالآخر قارئین اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنوبی امریکہ کے مشنوں کو اشاعت اسلام کی مہم میں زیادہ سے زیادہ کامیابیوں سے نوازے اور مسیح پاک کی پاک جماعت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین ❁

اَخبارِ قادیان

★ مکرم مبارک احمد صاحب آف ملائیشیا مورخہ ۱۱؍۱ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۵؍۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ ★ مکرم محمود دستون صاحب آف ماریشس (خسر محترم مکرم عبدالمجید صاحب جگو آف ماریشس) مع اہل و عیال مورخہ ۱۵؍۱ کو واپس ماریشس کے لئے تشریف لے گئے اور مکرم عبدالمجید صاحب جگو آف ماریشس مورخہ ۱۴؍۱ کو اپنی تعلیم کی غرض سے کلکتہ تشریف لے گئے۔ ★ مورخہ ۱۲؍۱ کو مکرم مبارک احمد سلطان غوث صاحب آف ماریشس مع اہلیہ صاحبہ زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۵؍۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ ★ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش پاسپورٹ پر پاکستان روانہ ہوئی ہیں جہاں اپنے بازو کا جو گذشتہ دِنوں ٹوٹ گیا تھا علاج کرائینگی۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز عزیز مبارک احمد صاحب ابن مکرم حکمت اللہ صاحب تاحال مکمل طور پر صحتیاب ہو کر چلنے کے قابل نہیں ہوئے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

حقوق العباد (بقیہ صـ۶)

ہیں کہ کسی وقت خود وہ بھی والدین بننے والے ہیں۔ اُس وقت اگر اُن کے بچے بھی اسی طرح ان کے نافرمان ہوئے تو سوچیں اُن کے دل پر کیا گزرے گی۔ اسی لئے حضور نے ایک وصولی بات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ عَنْہُ سِنِّہٖ مَنْ یُّکْرِمُہٗ

اسے گویا گنبد کی آواز کہئے یا مکافاتِ عمل اس کا نام رکھ لیجئے ہوتا اسی طرح ہی ہے کہ والدین کی عزت نہ کرنے والے نوجوانوں کی اپنی اولاد بھی اُسی طرح اُس کی نافرمان بن جاتی ہے جس طرح وہ خود تھا۔ العیاذ باللہ۔ (باقی)

درخواست دُعا:۔ بھوگاؤں میں ہمارے مکان کا مقدمہ بہت ہی بگڑ گیا ہے۔ احباب جماعت سے اِس مقدمہ میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔
خاکسار۔ لعل محمد بھوگاؤں۔

تبصرہ

احمدیہ مسلم کیلنڈر!

بابت ۱۹۷۷ء مطابق ۱۳۵۶ ہجری شمسی و ۱۳۹۷ھ ہجری قمری !!

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے اس سال بھی دیدہ زیب سہ رنگا کیلنڈر اپنی سابقہ روایات کے مطابق شائع کیا گیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق یہ واحد مسلم کیلنڈر ہے جس میں ایک ساتھ عیسوی سنہ کے پہلو بہ پہلو ہجری شمسی اور ہجری قمری مہینوں اور تاریخوں کا صحت مندانہ اندراج ہے ——!

کیلنڈر کی پیشانی پر جلی خط میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سفید براق حروف میں زینت بخش رہا ہے۔ دائیں جانب منارۃ المسیح اور بائیں جانب لوائے احمدیت اور وسط میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دلنواز فوٹو ہے۔ حضور انور کے دائیں بائیں ہجری شمسی تقویم کے بارہ مہینوں کے ترتیب وار نام اور وجہ تسمیہ کی تفصیل بزبان انگریزی دی گئی ہے —— سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور حضور رضی کی ہدایت کے تحت سرانجام دیا گیا یہ ایک عظیم کارنامہ ہے کہ نہایت درجہ حسابی صحت کے ساتھ ۱۹۳۹ء میں جاری کیا گیا۔ جب کہ ہجری شمسی سال کے بارہ مہینوں کے اسماء کا تعین عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رُونما ہونے والے اہم تاریخی واقعات سے وابستہ کیا گیا ہے۔ جس میں بڑے ہی لطیف پیرائے میں ان تاریخ ساز سچے واقعات کی یادگار کو زندہ جاوید بنا دیا گیا ہے۔ اور پیارے آقا پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر احمدی کے دل میں عشق و محبت اور فدائیت کا جو دریا موجزن ہے، یہ صورت حال اس کا ایک عملی ثبوت ہے ——!!

اِن سب قسم کے رُوحانی فوائد کے ساتھ ہی ساتھ کیلنڈر میں وہ تمام خوبیاں اور معلومات بھی موجود ہیں جو کسی بھی دوسرے کیلنڈر میں پائی جاتی ہیں۔ کیلنڈر میں ہفتہ کے انگریزی ناموں کے ساتھ ساتھ عربی، فارسی اور اُردو کے نام بھی درج کئے گئے ہیں۔ تا دُنیا کے سبھی ممالک میں بسنے والے یکساں طور پر استفادہ کر سکیں۔

ایسی ہمہ خوبیوں والا کیلنڈر گھر میں کمرے کی زینت اور روزمرہ کے فائدہ کی چیز ہے۔ اور ہر گھر میں زیادہ نہیں تو کم سے کم ایک کیلنڈر ضرور ہونا چاہیئے۔ خواہش مند دوست خط لکھ کر مرکزی دفتر دعوت و تبلیغ قادیان سے ایک روپیہ فی کیلنڈر (علاوہ محصول ڈاک) کے حساب سے بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ زیادہ تعداد میں ایک ساتھ منگوانے میں محصول ڈاک کی کفایت رہتی ہے —؛

(۲)

وہ پھول جو مرجھا گئے!

تالیف: مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان (کل صفحات ۲۶۰ سائز $\frac{20\times30}{16}$)

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب جہاں مردم شناس ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے مافی الضمیر کو پُر اثر الفاظ میں ادا کرنے کا ملکہ بھی دیا ہے۔ برّصغیر کی تقسیم کے وقت جب بدلے ہوئے نازک حالات میں مقامات مقدسہ قادیان کی خدمت اور آبادی کے لئے ٹھہر جانا، جان کی قربانی پیش کرنے سے کم نہ تھا، اولوالعزم امام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے درویشانِ قادیان کو اس نمایاں خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکرم چوہدری صاحب کے نکتہ سنج دماغ نے اس مناسبت سے اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی لاکھوں کی جماعت میں سے درویشان قادیان کو گلدستہ کے نام سے موسوم کیا جبکہ ہر درویش، اس گلدستہ کا ایک خوشنما پھول قرار پایا ——!

مقامات مقدسہ کی خدمت اور آبادی کے پُر کیف ماحول اور روحانیت سے معمور شب و روز کی مشغولیت نے درویشان کو ایک دوسرے کے اس قدر قریب کر دیا کہ احمدیہ محلہ کی آبادی جلد ہی درویش برادری میں متشکل ہو گئی —— چونکہ موت فوت کا سلسلہ انسان کے ساتھ ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور درویش برادری کا بھی اس سے دوچار ہونا ایک طبعی امر تھا۔ چنانچہ جوں جوں درویشی زمانہ آگے بڑھتا گیا، اس گلدستہ کے کچھ پھول بھی اپنی مقدور بہار جانفزا دکھلانے کے بعد یکے بعد دیگرے بامرِ الٰہی مرجھاتے گئے۔ مکرم چوہدری صاحب کے جدت طراز دماغ نے کچھ عرصہ بعد درویش برادری کو داغ مفارقت دیکر بہشتی مقبرہ میں اپنی آخری آرامگاہ میں پہنچ جانے والوں کی نسبت اذکروا موتاکم بالخیر کی تعمیل میں اپنے تاثرات قلمبند کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ چوہدری صاحب موصوف نے اپنے مخصوص انداز میں رخصت ہو جانے والے درویش کی قلمی تصویر اور اس کے کارناموں کا مختصر تذکرہ اخبار بدر میں دیتے رہے اور یہ سلسلہ کئی سالوں سے برابر جاری ہے

گزشتہ سال اخبار بدر میں شائع شدہ آپ کے ادبی مضامین کا مجموعہ شائع ہوا تو اس سال گلدستۂ درویشان سے مرجھا جانے والے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو کا جو تذکرہ اخبار بدر کی ضخیم جلدوں میں محفوظ ہو چکا تھا، اسے بھی جمع کر کے مکرم ظفر احمد صاحب کی مالی معاونت سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ یہ مجموعہ کی پہلی جلد ہے جس میں کل ۷۵ مرحوم درویشان کا تذکرہ ہوا ہے۔ ان میں سے جن مرحومین کے فوٹو میسر آ سکے ہیں، اُن کے فوٹو بھی کتاب کے آخر میں یکجائی طور پر شائع کر دیئے گئے ہیں یہ گویا اخبار بدر میں شائع شدہ تذکرہ سے زائد اور مفید اضافہ ہے۔

راقم الحروف کی طرح جس کسی کو ان خوشنما پھولوں کی ہمنشینی کا شرف حاصل رہا ہے وہ مکرم چوہدری صاحب کی طرف سے تیار کردہ اس مجموعہ کو پڑھنے کے بعد علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہے کہ اس مجموعہ کو پڑھنے سے پُرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ وہ پھول مُرجھائے نہیں بلکہ تر و تازہ ہیں اور اپنے فرائض منصبی کو مستعدی سے ادا کرتے ہوئے مقامات مقدسہ قادیان کے گلی کوچوں میں یا پھر مرکزی مساجد کی صفوں میں مصروفِ دُعا ہیں ——!!

اللہ اللہ کیسے مخلص اور فدائی تھے یہ لوگ جو مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کے مصداق بن گئے۔ جب کہ انہی میں سے ایک تعداد وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ کے زمرہ میں داخل ہوتے ہوئے اپنے خدا سے دلی عہد و پیمان کی بناء پر وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا کی تمنا رکھتے ہیں۔

الغرض وفات یافتہ درویشانِ عظام کے حسین تذکرہ کا یہ مجموعہ ان مرحومین کی بہترین یادگار کا رنگ رکھتی ہے جس کا مطالعہ مرکزِ سلسلہ قادیان کے ساتھ محبت و عقیدت بڑھانے اور جماعت میں قربانی کی روح کو قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف محترم اور مجموعہ کی اشاعت کے لئے مالی معاونت کرنے والے دوست کو جزاءِ خیر دے۔ آمین!

(۳)

سووینیر ۱۹۷۶ء (انگریزی)

شائع کردہ: مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ۔ کُل صفحات ۹۰ - قیمت بارہ روپے فی نسخہ (۱۲/-)

آرٹ پیپر پر صاف ستھرے دیدہ زیب ٹائپ میں شائع شدہ یہ انگریزی مجلہ، مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے جواں ہمت اراکین کی پیش کش ہے۔ بلند پایہ، ٹھوس علمی و تبلیغی مضامین پر مشتمل ہے۔ زیر نظر رسالہ اہم تاریخی فوٹوز سے بھی مزین ہے جن کی کل تعداد ۸۰ کے قریب ہے۔ جن میں سرِ فہرست سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کے تینوں خلفاء عظام کے پُورے پورے صفحہ کے صاف و دلکش فوٹوز کے ساتھ مختصر مگر جامع تعارف دیا گیا ہے۔ جس سے ہر متلاشئ حق کو جماعتِ احمدیہ کے مقدس بانی اور آپ کے جانشینوں کے بارہ میں مفید اور سیر حاصل معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورۂ امریکہ و کینیڈا کے اہم فوٹو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کے دورۂ ماریشس کے فوٹو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض قدیم صحابہ اور جماعتِ احمدیہ کلکتہ کے بعض یادگاری فوٹوز شامل ہیں ——!

رسالہ مجموعی طور پر چالیس سے زائد مضامین پر مشتمل ہے۔ ہر مضمون کے ساتھ مضمون نگار یا متعلقہ شخصیت کی فوٹو ہے۔ شائع کردہ مضامین اگرچہ سب کے سب مذہبی نوعیت کے حامل ہیں لیکن عنوانات کے انتخاب میں ضرورتِ وقت کا بہت خوبی سے لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس طرح یہ رسالہ جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کا ایک اہم جزو بن گیا ہے۔ اور اپنے افادی پہلو سے ایک عرصہ تک تر و تازہ ہی رہے گا۔ رسالہ کی قدر و قیمت کا اندازہ اہم عنوانات پر سرسری نظر ڈالنے سے ہو سکتا ہے جو اس طرح ہیں:-

• آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقلال • اسلام اور ہندو مذہب • اسلامی عبادات کا فلسفہ • محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا انٹرویو • ایک درویش کی زندگی • ایک صحابی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں کیا دیکھا • حضرت خلیفۃ المسیح سے ایک ملاقات۔ قبولِ احمدیت کے واقعات • صد سالہ جوبلی منصوبہ • ایم جنسی کے فوائد • کیا تیسری عالمگیر جنگ روکی جا سکتی ہے؟ • عورتوں کے حقوق • خدام الاحمدیہ قادیان کی سرگرمیاں —— •

ہمیں بتایا گیا ہے کہ رسالہ کے بیشتر مضامین کا اُردو سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو رسالہ کے ایڈیٹوریل بورڈ کے لئے ایک تھکا دینے والا اور نہایت درجہ مغز سوزی کا کام تھا موزون مضامین کی فراہمی کے ساتھ ہی ساتھ ان کا شستہ انگریزی زبان میں منتقل کرنا پھر منتظمین مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے طبع و اشاعت کے کام کو قلیل وقت میں بحسن و خوبی سرانجام

دینا شب و روز کی محنت اور غیر معمولی توجہ اور ذمہ داری کے احساس کے بغیر ممکن نہیں۔ خوشی کا مقام ہے کہ ایڈیٹوریل بورڈ اور منتظمینِ مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی مخلصانہ محنت بار آور ہوئی اور وہ اس کام میں کامیاب رہے۔ اس طرح یہ سب قابلِ تعظیم اراکین ہماری طرف سے خصوصی مبارکباد کے حق دار ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ سووینیر کی تمام تر تیاری اور پبلک میں لانے تک کے جملہ کٹھن مراحل بہت ہی قلیل وقت میں طے ہوئے ہیں۔ اس لئے طباعت کی بعض غلطیاں رہ گئی ہیں جن کی درستی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً صفحہ ۸۵ پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا یادگاری فوٹو دیا گیا ہے لیکن آپ کے اسمِ گرامی کا ہجہ غلط طبع ہوگیا ہے۔ اسی طرح صفحہ ۳۸ پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب کا مضمون صد سالہ جوبلی منصوبہ کے بارہ میں شائع ہوا۔ لیکن مولوی صاحب موصوف کے نام میں بھی ہجہ کی غلطی ہوگئی ہے اس کے علاوہ اور بھی اسی طرح کی کمپوزنگ کی غلطیاں قابلِ تصحیح ہیں۔

بایں ہمہ زیرِ نظر رسالہ مجموعی طور پر نہایت عمدہ، مفید اور اس قابل ہے کہ احباب خود بھی اس کا مطالعہ کرکے اپنے علم میں اضافہ کریں اور اپنے حلقۂ اثر غیر از جماعت دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ محض تبلیغی اغراض کے پیشِ نظر رسالہ کی قیمت اصل لاگت سے بھی کم کرکے صرف مبلغ -/۱۲ روپے فی نسخہ (علاوہ محصول ڈاک) رکھی گئی ہے۔

طلب کرنے کا پتہ حسب ذیل ہے :-

MOULVI SULTAN AHMAD SB ZAFAR.
205, ANJUMAN AHMADIYYA,
NEW PARK STREET CALCUTTA - 700017

معززین کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۱۴/۱۲ کو جناب سید میر قاسم صاحب مرکزی وزیر نے ضلع راجوری کا دورہ کرنا تھا۔ خاکسار نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغ اور معززین کی خدمت میں لٹریچر پیش کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ۱۴ دسمبر کی صبح کو خاکسار رتہال سے چند احمدی احباب کے ہمراہ راجوری پہنچا۔ اور ضلع کے اعلیٰ حکام سے اجازت حاصل کرنے کے بعد ہم پنڈال میں پہنچے۔ حسب پروگرام جناب سید میر قاسم صاحب تشریف لائے اور ہزاروں لوگوں کے سامنے ایک بلند اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے ساتھ دیگر چند وزراء بھی تھے۔

دورانِ کارروائی اس جلسۂ عام میں خاکسار نے محترم موصوف کی خدمت میں جماعتِ احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا جس کو آپ نے بہت ہی احترام کے ساتھ قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ آپ کے بعد محترم جناب مفتی محمد سعید صاحب صدر کانگریس کمیٹی جموں کشمیر کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا۔ محترم جناب سید میر قاسم صاحب مرکزی وزیر نے اسٹیج پر ہی لٹریچر کے پیکیٹ کو کھولا اور کچھ دیر محوِ مطالعہ رہے۔ آنموصوف کشمیر کے بہت ہی پرانے راہنما ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ محترم موصوف ہی وہ انصاف پسند لیڈر ہیں جنہوں نے ۱۹۷۴ء میں جب پاکستان اسمبلی نے جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انصاف کا خون کیا تو آپ نے کشمیر کے وزیر اعلیٰ ہونے کی حیثیت میں اس فیصلہ کی مذمت کرتے ہوئے ایک جلسۂ عام میں خطاب کے دوران فرمایا تھا کہ کسی سیاسی پارٹی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی کے مذہب کے بارہ میں کوئی فیصلہ دے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو ملک و قوم کی بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسٹیج پر تشریف فرما بعض دیگر معززین نے بھی لٹریچر کی خواہش ظاہر کی جس پر خاکسار نے دوبارہ اسٹیج پر جاکر ان احباب کو بھی لٹریچر پیش کیا۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران ہی یہ احباب احمدیت کے لٹریچر کے مطالعہ میں محو ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خاکسار : محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ۔ علاقہ راجوری

درخواستِ دعا

خاکسار ان دنوں مالی پریشانیوں سے دوچار ہے جبکہ میرا بیٹا ہندی پنڈت کی ٹریننگ کے سلسلہ میں ورنگل بی ایڈ کالج میں زیرِ تعلیم ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ، عزیز محمد تاج الدین احمدی کو اس ٹریننگ میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور محض اپنے فضل سے میری مالی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

خاکسار : محمد عبد النبی سیکرٹری مال گوری ولوی پیٹ (آندھرا)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم ایم اے فرید صاحب صدر جماعت احمدیہ ایراٹوپم کیرالہ کی والدہ صاحبہ ایم اے کنجاما صاحبہ مورخہ ۲۴/۱۲ کو وفات پا گئی ہیں۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار : محمد فاروق انسپکٹر بیت المال قادیان

۲۔ مورخہ ۲۳/۱۲ بروز جمعرات صبح چھ بج کر دس منٹ پر ہماری والدہ محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم بی۔ دستگیر صاحب مرحوم شموگہ، وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ متقی، پرہیزگار اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ نہایت مشکلات کے باوجود احمدیت پر ثابت قدم رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو غریقِ رحمت کرے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار : میر عطاء الرحمٰن ممتاز۔ شموگہ (کرناٹک)

۳۔ اخویم مکرم سید ناصر الدین احمد صاحب عرصہ سے مرگی کے مرض میں مبتلا تھے۔ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک صبح چھ بجے بعمر ۶۳ سال، اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور سونگھڑہ کی جامع مسجد میں باقاعدگی سے اوّل وقت میں آکر اذان دیا کرتے تھے۔ نیز سونگھڑہ کی جماعت کے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ والد مرحوم حضرت مولوی سید اختر الدین احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے اور حضرت مولوی سید سعید الدین احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔

مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکے اور ایک بیوہ چھوڑ کر فوت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے اور پسماندگان کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : سید بدر الدین احمد۔ انسپکٹر وقفِ جدید قادیان

۴۔ جماعت احمدیہ یاری پورہ (کشمیر) کے ایک رکن مکرم میر احمد دین صاحب، مورخہ ۶ جنوری ۱۹۷۷ء کو حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اپنے اندر حد درجہ تبلیغی جوش رکھتے تھے۔ مرحوم کو اسی روز احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار : عبد الحمید ٹاک یاری پورہ (کشمیر) حال مقیم قادیان دارالامان

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعض وجوہ اور تفکرات کی وجہ سے ذہنی و دماغی خلفشار میں مبتلا ہیں۔ علاج جاری ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے ان کے علاج معالجہ میں خصوصی توجہ فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آنمحترم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ درویشانِ کرام اور جملہ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحتِ کاملہ کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی بیٹی عزیزہ سلیمہ شہناز اس سال دسویں کلاس میں زیرِ تعلیم ہے۔ مارچ میں امتحان ہونے والا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار : منظور احمد مبلغ یادگیر۔ نزیل قادیان۔

۲۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد سلیم زاہد آف یاری پورہ کشمیر نے دسمبر ۱۹۷۶ء میں پبلک سروس کمیشن کا امتحان دیا ہے۔ نیز خاکسار کی بیٹی عزیزہ نعیمہ اختر نے اس سال میٹرک کے امتحان میں شریک ہونا ہے۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : محمد ابراہیم۔ زاہد یاری پورہ کشمیر۔

۳۔ میرے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد خان صاحب مالک مارکیٹ ہوٹل ریلوے گیٹ کی بڑی بہو محترمہ سلطانہ بیگم زوجہ مکرم منظور احمد خانصاحب، زچگی کے بعد مسلسل چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں متعدد ڈاکٹروں کا علاج ہوا مگر افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بیماری کو جڑھ سے ختم کردے۔ خاکسار : رشید احمد خان صدر جماعت احمدیہ عادل آباد (آندھرا)

۴۔ چھوٹے بچے کو سائیکل سے ٹکرانے کی وجہ سے ٹانگ میں چوٹ آگئی ہے۔ اسی طرح عزیزم برکت اللہ کی داہنی آنکھ کا آپریشن ہوا تھا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپریشن کامیاب رہا۔ مگر ان کی صحت مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی۔ ہر دو کی صحتِ کاملہ کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : احد اللہ شاہ۔ شوپیان (کشمیر)

۵۔ خاکسار کی چھوٹی بہن دو مرتبہ ٹائیفائیڈ کے حملہ سے بیمار ہوکر کافی کمزور ہوگئی ہے صحتِ کاملہ عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : محمد انعام غوری قادیان۔

وقفِ جدید کے بیسویں سال کا آغاز (بقیہ صفحہ ۲)

تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارقِ عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۶۵)

خدا کرے کہ نہ صرف معلّمین وقفِ جدید ہی بلکہ تمام افراد جماعت احمدیہ ان دونوں قسم کی نعمتوں سے وافر حصّہ پانے والے ہوں۔ یعنی ہر احمدی کے تقویٰ کا معیار بھی بلند ہوتا چلا جائے اور اور اُس کا اپنے خدا سے بھی تعلق ہو۔ اس لئے کہ اس قسم کی تمام تحریکات کے اجراء سے حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام کی اصل غرض یہی ہے کہ احمدی احباب ان مذکورہ نعمتوں سے حصّہ پالیں اور اُن کو اسی دنیا میں جنّت مل جائے۔ !!

آپ کا چندہ اخبارِ بدر ختم ہے

مندرجہ خریداران اخبار بدر کا چندہ اخبار بدر آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمّہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کردیں۔ تاکہ آئندہ آپکے نام پرچہ جاری رہ سکے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریدار	خریداری نمبر	نام خریدار
۱۰۳۱	مکرم محمد جمعہ خان صاحب	۱۷۱۷	مکرم ڈاکٹر اے آر خانصاحب
۱۰۴۶	" ایم احمد اللہ صاحب	۱۸۱۳	" عبدالمنان صاحب
۱۰۹۵	" مولوی بشیر احمد صاحب	۱۸۱۶	" حمید احمد صاحب نسیم
۱۱۳۲	" سید داؤد احمد صاحب	۱۸۲۰	" اکرام محمد صاحب راٹھو
۱۲۵۰	" منیر احمد صاحب پردیسی	۱۸۳۲	ہنری مارٹن انسٹیٹوٹ
۱۲۸۲ F	" قریشی محمد اسلم صاحب	۱۸۵۶	مکرم فتح باب خان صاحب
۱۳۱۹	" فرحت اللہ صاحب احمدی	۱۸۵۷	" اخلاق حسین صاحب
۱۳۳۴	" سیٹھ یوسف احمد الدین صاحب	۱۸۵۸	" حافظ اسرائیل صاحب
۱۳۴۸	ٹی سنڈیکیٹ	۱۹۷۴	" نورالحق صاحب
۱۳۶۵	مکرم بشیر احمد صاحب بانڈے	۲۰۳۸	" محمد ظہورالدین صاحب
۱۳۷۲	" احمد اللہ میر صاحب یاری پورہ	۲۲۷۳	" ایم۔ ایچ صاحب گھوڑسوار
۱۴۳۴	" میاں عبدالغنی صاحب	۲۴۷۵	جامعہ مسجد امرپیٹ
۱۴۳۹	Sec. Shamsiya library	۲۴۹۲	" جہانگیر علی صاحب
۱۴۴۴	مکرم محمد سلیم الدین صاحب	۲۵۷۲	" حکیم محمد اسماعیل صاحب
۱۴۶۵ F	" ایم۔ اے رشید صاحب	۲۶۷۷	" لیس عبدالجبار صاحب
۱۴۶۹	" رام سرن داس بھنڈاری	۲۷۶۸ F	" چودھری انور حسین صاحب
۱۵۰۱	" سمیع الرحمٰن صاحب قدوسی		
۱۵۵۵	" الیف۔ اے خانصاحب بی کام		

اِعلاناتِ نکاح

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ ۲۸ / دسمبر ۱۹۷۶ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب وعشاء حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے عزیز مکرم ڈاکٹر سیّد عبدالحفیظ صاحب M.B.B.S. P.C.M.S ولد محترم سیّد عبدالرزاق صاحب مرحوم سابق صدر جماعتِ احمدیہ ہبلی (کرناٹک) کے نکاح کا اعلان مبلغ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶/-) روپے حق مہر کے عوض عزیزہ ڈاکٹر رافعہ خاتون صاحبہ B.S.C. M.B.B.S. D.G.O (Alig) بنت محترم قریشی محمد عقیل صاحب ("احمدی" ایڈکو) صدر جماعتِ احمدیہ شاہجہانپور کے ساتھ فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم قریشی محمد عقیل صاحب اور عزیزہ آفریدہ خاتون صاحبہ بنت قریشی صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل مدات میں مبلغ ۱۱۰/- روپے ادا کئے ہیں:۔ شکرانہ فنڈ ۲۰/- روپے مساجد فنڈ ۳۰/- روپے درویش فنڈ ۳۰/- روپے شادی فنڈ ۲۰/- روپے صدقہ ۱۰/- والدہ محترمہ ڈاکٹر سید عبدالحفیظ صاحب نے شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- روپے اور مساجد فنڈ میں ۱۰/- روپے نیز ڈاکٹر صاحب موصوف کی ہمشیرہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۵/- روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ خاکسار: خورشید احمد پربھاکر۔ قادیان

(۲) مؤرخہ ۱۴/ جنوری ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک، خطبہ جمعہ سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالحمید صاحب جگو ولد محترم عبدالوہاب صاحب جگو آف ماریشس کے نکاح کا اعلان مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر کے عوض محترمہ فریدہ مستن صاحبہ بنت محترم محمود مستن صاحب آف روزہل ماریشس کے ساتھ فرمایا۔

اس خوشی کے موقعہ پر فریقین کی طرف سے مبلغ ۱۰۰/- روپے شادی فنڈ میں اور ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔ خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر:۔
لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
آپ کا اپنا ← ورائٹی چپل پروڈکٹس
(مکھنیا بازار کانپور ۴۳/۲۹)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات!
۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔
خط و کتابت کا پتہ:۔
THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC-38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM
(KERALA)
PIN. 695009
PHONE NO: 2351
P.B. NO: 128
CABLE:- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے۔!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS
600004.
PHONE NO. 76360.

دورانِ سال جلسے اور یوم التبلیغ منانے کا پروگرام!

برائے سال ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سال نظارت دعوت و تبلیغ کے زیرِ اہتمام بھارت کی جماعت ہائے احمدیہ دورانِ سال جلسے اور یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں۔ امسال ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) جلسے اور یوم التبلیغ منانے کے لئے عہدہ دارانِ جماعت اور جملہ مبلّغین و معلّمین کرام سے درخواست ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے منعقد کرائیں اور یوم التبلیغ منائیں۔ روئیداد بروقت نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائی جایا کرے۔

صدر صاحبان، مبلّغین و معلّمین کرام اس پروگرام کو نوٹ فرمالیں۔ اور پوری توجہ اور کوشش سے اس پر عمل کرائیں:۔

۱۔ یوم مصلح موعودؓ ــــــ ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش (۲۰ فروری ۱۹۷۷ء) بروز اتوار

۲۔ یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ــ ۱۲ امان ۱۳۵۶ ہش (۱۲ مارچ ۱۹۷۷ء) بروز جمعۃ المبارک

۳۔ یوم مسیح موعود علیہ السلام ــ ۲۳ امان ۱۳۵۶ ہش (۲۳ مارچ ۱۹۷۷ء) بروز بدھ

۴۔ یوم خلافت ــــــ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۶ ہش (۲۷ مئی ۱۹۷۷ء) بروز جمعۃ المبارک

۵۔ ہفتۂ قرآن مجید ــــــ ۴ تا ۱۰ وفا ۱۳۵۶ ہش (۴ تا ۱۰ جولائی ۱۹۷۷ء) بروز پیر تا اتوار

۶۔ امتحان کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ ــ ۷ ظہور ۱۳۵۶ ہش (۷ اگست ۱۹۷۷ء) بروز اتوار

۷۔ یوم پیشوایانِ مذاہب ــ ۲۳ اخاء ۱۳۵۶ ہش (۲۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء) بروز اتوار

۸۔ یوم تبلیغ ــــــ سال میں دو مرتبہ (ماہ احسان و اخاء مطابق ماہ جون و اکتوبر)

۹۔ چند پیشگوئیوں کا ظہور ــ نئی نسل کی معلومات کے لئے مسٹر عبداللہ آتھم امرتسری ۔ پادری انگلز نڈر ڈوئی امریکن اور ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے بارے میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے سبھی پہلوؤں پر مساجد میں جلسے کر کے روشنی ڈالی جائے

نوٹ :۔ تمام جماعتیں اپنے اپنے حالات کے مطابق مقررہ تاریخوں کے علاوہ کوئی نزدیکی تاریخیں مقرر کر کے جلسے منعقد کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں، ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے ان کے ذریعۂ معاش محدود ہیں۔ ....

ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدر دانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں۔"

پس وہ احباب جو خطیر رقوم اس فنڈ میں نہیں دے سکتے، وہ صرف ۱۲/- روپے سالانہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء تک ادا کر کے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضاء الٰہی حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "عطاء الرحمٰن" نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبلغ ۵/- روپے صدقہ کی مد میں ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار :
حوالدار محمد بشیر ۔ پونچھ

خوشخبری

گیارہویں سالانہ کانفرنس اترپردیش

اترپردیش کی گیارہویں سالانہ کانفرنس ماہ ستمبر کے آخر یا ماہ اکتوبر کے شروع میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ معیّن تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ کانفرنس لکھنؤ شہر میں منعقد ہوگی۔

کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دہلی۔ یوپی اور راجستھان کی جماعتوں سے ہر ممکن تعاون کی درخواست ہے۔

حمید اللہ خان
سیکرٹری مجلس استقبالیہ
دان پور ۔ ضلع بلند شہر

P.O. DAN PUR (PIN. 202392)
Distt. Buland Shahar.

منظوری ممبرانِ مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کے لئے مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدہ داران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے :۔

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد .... انچارج وقفِ جدید
(۲) محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ...... ممبر
(۳) " ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ...... "
(۴) " سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب ...... "
(۵) " سید اختر احمد صاحب اورینوی ...... "
(۶) " شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی اے .... "

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد یامین ندیم صاحب لنڈن گزشتہ دنوں ہائی بلڈ پریشر کے عارضہ سے بیمار رہے ہیں اب دو دنوں سے بلڈ پریشر کنٹرول میں ہے۔ وہ اپنی صحت کاملہ عاجلہ اور سب بچوں کے کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

۲۔ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ، ڈاکٹر میر احمد سعید صاحب مرحوم آف حیدرآباد کی بیوہ اور حضرت میر محمد سعید صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بہو پاکستان سے بمبئی تشریف لائی ہوئی ہیں آنکھوں کا آپریشن ہونے والا ہے۔ آپریشن کے کامیاب ہونے اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز قبولِ احمدیت کی وجہ سے آپ کی موروثی جائیداد پر تا حال ان کے چھوٹے بھائی متصرف ہیں، جو غیر احمدی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حصولِ ترکہ کے اسباب مہیا فرمائے اور مخالفین کو راہِ ہدایت دکھائے۔ آمین۔

خاکسار :
محمد سلیمان صدر جماعت احمدیہ بمبئی

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)